معاشرتی علوم
تیسری جماعت کے لیے
ضلع ڈیرہ بگٹی
بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ۔ کوئٹہ
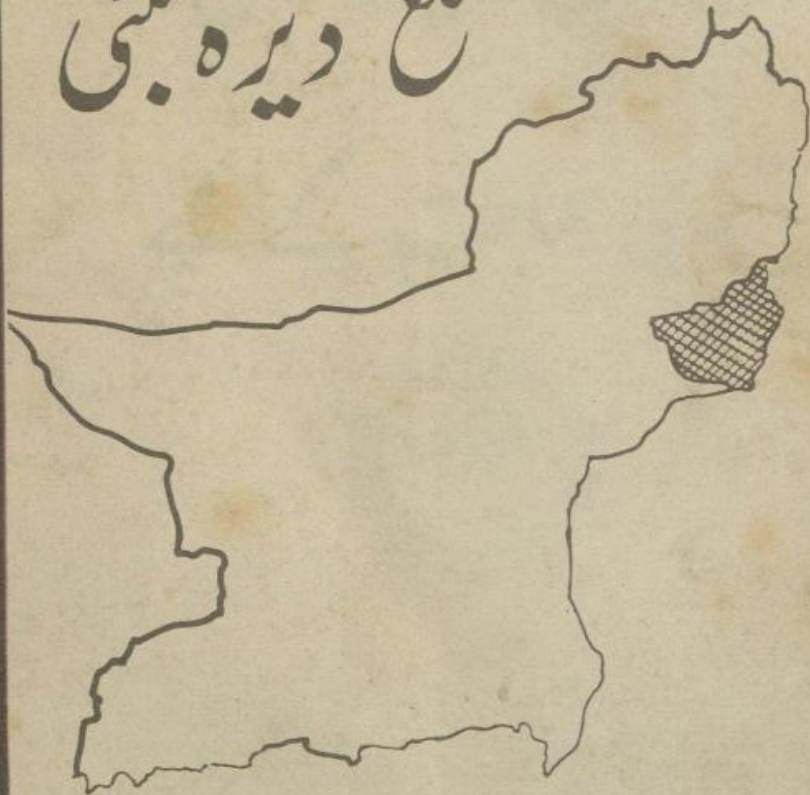
مُعاشرتی علوم

ضِلع ڈیرہ بُگٹی

تیسری جماعت کے لیے

پبلشرز

نیو کالج پبلیکیشنز، مسجد روڈ، کوئٹہ

برائے

بلوچستان ٹیکسٹ بُک بورڈ۔ کوئٹہ
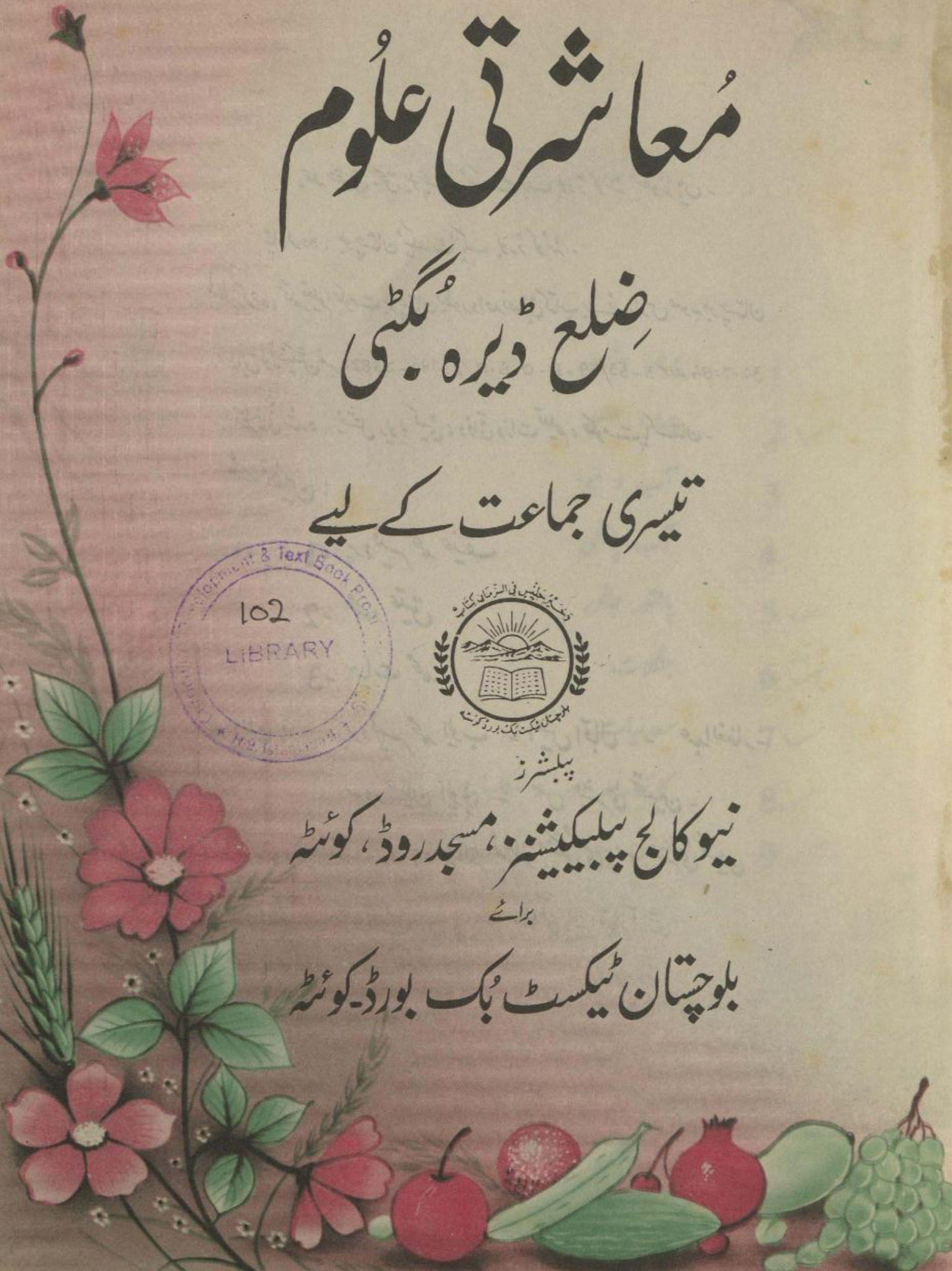
تیار کردہ : بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ ۔

منظور کردہ : محکمہ تعلیم، حکومت بلوچستان بطور واحد نصابی کتاب برائے مدارس صوبہ بلوچستان

بمطابق نوٹیفکیشن نمبر 23820 - 23796/3-53/79-E-O.S.D مورخہ 30.7.84

نظر ثانی شدہ نیشنل ریویو کمیٹی، وفاقی وزارت تعلیم، حکومت پاکستان ۔

مُصنّفین :

1- پروفیسر محمد حنیف

2- محمود عتیق

3- حیات محمد

مدیران : پروفیسر محمد ایوب - انیس اقبال - عبدالغفار -

سرور حسین ایوبی - مس بشریٰ تحسین ۔

لے آؤٹ و ڈیزائننگ :- ڈاکٹر مُمتاز منگلوری و مس بشریٰ تحسین

آرٹ ورک :- محمد ادریس ۔ خطاطی :- امتیاز قریشی

مطبع : قاسم پرنٹرز، آرچر روڈ، کوئٹہ

فہرستِ مضامین

ہمارا وطن

پاکستان ہمارا پیارا وطن ہے، جس سے ہمیں بہت محبت ہے۔ یہ 14 اگست 1947ء کو بنا۔ مسلمانوں نے قائداعظم محمد علی جناحؒ کے ساتھ مل کر اسے بڑی کوشش اور قربانیوں کے بعد حاصل کیا۔ پاکستان حاصل کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ہم آزاد ہوں اور اللہ اور اُس کے رسولؐ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق زندگی گزاریں۔

یہ ہمارا قومی پرچم ہے۔ اس میں دو رنگ ہیں۔ سبز اور سفید۔ سبز رنگ یہ ظاہر کرتا ہے کہ پاکستان میں بسنے والے زیادہ لوگ مسلمان ہیں۔ سفید رنگ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں دوسرے مذہبوں کے لوگ بھی رہتے ہیں۔ پرچم پر "چاند ستارہ" ہمارے شاندار ماضی، روشن حال اور بہتر مستقبل کو ظاہر کرتا ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے پرچم کی عزت اور حفاظت کریں۔

سوالات

1 - پاکستان کب بنا؟

2 - ہمارے قومی پرچم میں کون سے رنگ ہیں؟

3 - پرچم میں "چاند ستارہ" کیا ظاہر کرتا ہے؟

4 - اپنی کاپی پر پاکستان کا پرچم بنائیے۔

5 - پاکستان حاصل کرنے کا کیا مقصد تھا؟

ہمارا ضلع

کئی گاؤں مل کر تحصیل بنتی ہے۔چند تحصیلوں کو ملا کر ضلع بنایا جاتا ہے۔
ہمارا ضلع ڈیرہ بُگٹی بھی اِسی طرح کئی تحصیلوں کو ملا کر بنایا گیا ہے۔ یہ ضلع صوبہ بلوچستان کے اٹھارہ ضلعوں میں سے ایک ہے۔اِس کی دو تحصیلیں ہیں۔
(1) تحصیل ڈیرہ بُگٹی (2) تحصیل سُوئی۔

ضِلع کی تاریخ

ہمارے ضلع (ایجنسی) کی تاریخ بہت پرانی ہے ہمارے ضلع کے لوگوں نے ملک کے دوسرے لوگوں کی طرح قائدِاعظمؒ کے ساتھ مل کر آزادی حاصل کرنے کی کوشش کی۔ آخر کار 14، اگست 1947ء کو پاکستان بن گیا۔اُس وقت یہ علاقہ ضلع سبّی کا حصّہ تھا اور 1974ء میں اسے مری بُگٹی ایجنسی بنا دیا گیا۔ 1983ء میں اسے دو ضلعوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ اِن میں سے ہمارا ضلع ڈیرہ بُگٹی ایک ہے۔پاکستان بننے کے بعد سے ہمارے ضلع نے زندگی کے ہر میدان میں بہت ترقی کی ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اسے اور زیادہ ترقی دینے کے لیے محنت اور دیانت داری سے کام کریں۔

حُدُود اَرْبَعَہ

حُدُود اَرْبَعَہ اُن چار حدوں کو کہتے ہیں جو کسی جگہ یا

ضلع ڈیرہ بگٹی
حدودِ اربعہ اور تحصیلیں
ضلع کوہلو ایجنسی
ضلع لورا لائی
(پنجاب)
ضلع کچھی
نصیر آباد
ضلع جیکب آباد (سندھ)
تحصیل ڈیرہ بگٹی
تحصیل سوئی
ڈیرہ بگٹی
پیچی قلات
سنگسیلا
لوٹی
ہرن چوکی
گندوئی چوکی
اریلی چوکی
سوئی
اُچ
بگ
شمال
جنوب
مشرق
مغرب
علاماتِ نقشہ
حدود ضلع
حدود تحصیل
صدر مقام ضلع
صدر مقام تحصیل
دوسرے مقامات
پیمانہ
ایک سینٹی میٹر = 10 کلومیٹر
0 10 20 40 60 کلومیٹر

ضلع ڈیرہ بگٹی
سطح اور دریا
سطح سمندر سے اُونچائی
300 میٹر سے زیادہ
300 میٹر سے کم
ضلع لورالائی
شمال
مشرق
مغرب
جنوب
ضلع کوہلو ایجنسی
ضلع کچھی
کوہ سیاہ
پیر کوہ
جھیل مرو
ڈیرہ بگٹی
کوہ زین
سوئی
راجن پور
پنجاب
علاماتِ نقشہ
حدود ضلع
صدر مقام ضلع
صدر مقام تحصیل
دریا
پیمانہ
ایک سینٹی میٹر = 10 کلومیٹر
0 10 20 40 60
کلومیٹر
ضلع جیکب آباد (سندھ)
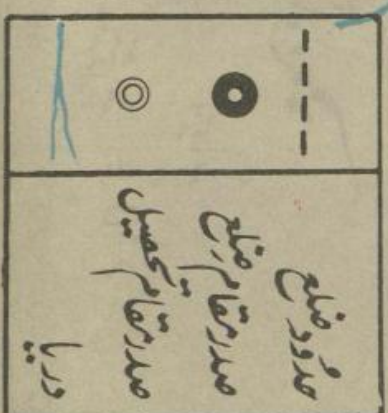
علاقے کو گھیرے ہُوئے ہوں ۔ ہمارے ضلع کا حُدودِ اَرْبَعَہ یہ ہے : ضلع ڈیرہ بُگٹی کے شمال میں ضلع کوہلو ، جنوب میں ضلع جیکب آباد اور ضلع نصیر آباد ہیں۔ اِس کے مشرق میں ضلع راجن پور اور مغرب میں ضلع نصیر آباد اور ضلع کچھی ہیں ۔ ضلع کی یہی چاروں حدیں اِس کا ''حُدُود اَرْبعہ'' کہلاتی ہیں ۔

سطح

ہماری زمین ایک جیسی نہیں ہے ۔ کہیں پہاڑ ، کہیں میدان ، کہیں وادیاں اور کہیں دریا بہتے ہیں ۔ زمین کی اِس حالت کو ''سطح'' کہتے ہیں ۔ ہمارے ضلع ڈیرہ بُگٹی میں مندرجہ ذیل قسم کی سطح پائی جاتی ہے :

پہاڑ ضلع کا شمالی اور شمال مشرقی حصّہ زیادہ تر پہاڑی ہے جو 300 میٹر سے 900 میٹر تک بلند ہے ۔ ہمارے ضلع کے شمال مشرق میں کوہ سیاہ ، شمال میں پیر کوہ اور جنوب میں کوہ زین واقع ہیں ۔ پیر کوہ پہاڑ پر ضلع ڈیرہ بگٹی کے مشہور بزرگ اور پیر ''سُہری'' کا مزار ہے ۔ اِن پہاڑوں میں بھیڑ بکریاں پالنے کے لیے چراگاہیں موجود ہیں ۔

میدان اور وادیاں

پہاڑوں کے درمیان نشیبی علاقے کو " وادی" کہتے ہیں۔ ہمارے ضلع کے پہاڑوں کے درمیان کئی وادیاں اور میدانی علاقے ہیں۔ ضلع ڈیرہ بگٹی کا جنوبی اور مغربی حصّہ میدانی ہے جو ضلع میں موجود ندی نالوں سے سیراب ہوتا ہے۔ اِن وادیوں اور میدانی علاقوں میں جہاں جہاں پانی دستیاب ہے مختلف فصلیں کاشت کی جاتی ہیں۔

دریا

ہمارے ضلع میں کئی چھوٹے چھوٹے دریا اور ندی نالے موجود ہیں، جن میں پانی زیادہ تر برسات کے دنوں میں ہوتا ہے۔ اِن ندی نالوں کا پانی پینے اور آب پاشی کے کام آتا ہے۔ اِن ندی نالوں کے علاوہ ڈیرہ بگٹی کے شمال مشرق میں جھیل مرو واقع ہے۔ ضلع بگٹی کے ندی نالے جنوب اور مغرب کی طرف بہتے ہوئے ضلع نصیر آباد میں داخل ہوتے ہیں۔

سوالات

1 ڈیرہ بگٹی کب ضلع بنا؟

2- ضلع ڈیرہ بگٹی کا حدود اربعہ بیان کریں؟

3- ضلع میں واقع جھیل کا نام بتائیے۔

4- ضلع ڈیرہ بگٹی کے پہاڑوں کے نام بتائیے۔

5- ضلع ڈیرہ بگٹی کا کون سا علاقہ میدانی ہے؟

آب و ہوا

ہمارے ہاں کبھی گرمی پڑتی ہے کبھی سردی۔ کچھ مہینے ایسے آتے ہیں جب نہ زیادہ گرمی ہوتی ہے نہ زیادہ سردی۔ گرمی، سردی کی اِس حالت کو "موسم" کہتے ہیں اور سال بھر کے موسموں کی بدلتی ہُوئی حالت کو "آب و ہوا" کہتے ہیں۔ سال میں چار موسم ہوتے ہیں۔ موسمِ سرما، موسمِ بہار، موسمِ گرما اور موسمِ خزاں۔

موسمِ سرما

موسمِ سرما یعنی سردیوں کا موسم نومبر سے شروع ہوتا ہے اور فروری کے آخر تک رہتا ہے۔ کاریزوں، چشموں اور ندی نالوں میں پانی کم ہو جاتا ہے۔ دن چھوٹے ہو جاتے ہیں اور راتیں بڑی ہوتی ہیں۔ دن کو دھوپ میں بیٹھنے کا بہت لُطف آتا ہے۔ یہاں زیادہ سردی نہیں ہوتی۔

موسمِ بہار

مارچ کا مہینہ موسمِ بہار کا ہوتا ہے۔ اِس موسم میں نہ زیادہ گرمی ہوتی ہے نہ سردی۔ درخت ہرے بھرے ہو جاتے ہیں۔ پھول
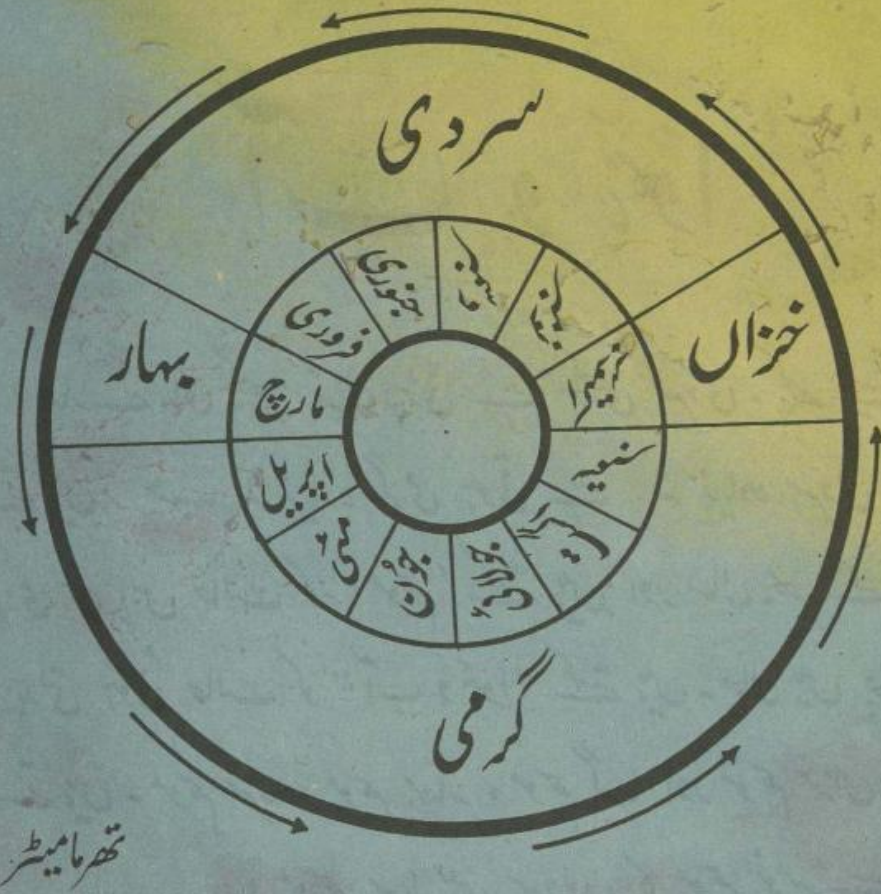
تھرمامیٹر

کھلتے ہیں۔ باغوں کے مالک اور کسان خوش ہوتے ہیں۔ گھاس بہت اُگتی ہے، اس لیے جانوروں کو چارہ بہت ملنے لگتا ہے۔ اِس موسم میں دِن رات قریباً برابر ہو جاتے ہیں۔

موسمِ گرما

موسمِ گرما اپریل سے شروع ہو کر ستمبر کے آخر تک رہتا ہے۔ اِس موسم میں دن بڑے اور راتیں چھوٹی ہو جاتی ہیں۔ ہمارے ضلع میں سخت گرمی پڑتی ہے۔ جون، جولائی اور اگست میں شدید گرمی ہوتی ہے۔ درجہ حرارت 48° سنٹی گریڈ تک جا پہنچتا ہے۔ گھاس خشک ہو جاتی ہے۔ جولائی اگست میں کبھی کبھی بارشیں ہوتی ہیں۔ بارش ہو جائے تو گرمی کی شدّت کم ہو جاتی ہے۔

موسمِ خزاں

اکتوبر کا مہینہ خزاں کا مہینہ ہوتا ہے ۔ اِس موسم میں درختوں کے پتّے جھڑ جاتے ہیں ۔ اِس لیے اِس موسم کو "پت جھڑ" کا موسم بھی کہتے ہیں ۔ اِس موسم میں دن رات قریباً برابر ہوتے ہیں ۔

سوالات

1۔ سال میں کتنے موسم ہوتے ہیں اُن کے نام بتائیے ؟

2۔ آپ کے ضلع کا کون سا موسم سب سے لمبا ہوتا ہے ؟

3۔ سردی کے بعد کون سا موسم آتا ہے اور گرمی کے بعد کون سا ؟

4۔ کس موسم میں دن بڑے اور راتیں چھوٹی ہوتی ہیں ؟

5۔ سال بھر میں موسموں کی بدلتی ہوئی حالت کو کیا کہتے ہیں ؟

آب پاشی

ہوا کی طرح پانی بھی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے ۔ انسان، حیوان، درخت ، پھول ، پھل اور پودے اِس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے ۔ کھانے پکانے، نہانے دھونے اور مکان وغیرہ بنانے کے لیے بھی پانی کی ضرورت پڑتی ہے۔ زندگی اِس کے بغیر ناممکن ہے ۔ اکثر لوگ پانی جیسی نعمت کی قدر نہیں کرتے حالانکہ نبی کریمؐ نے فرمایا ہے کہ پانی کو ضائع مت کرو ۔

پانی کی یہ نعمت اللہ تعالیٰ ہمیں دو ذریعوں سے عطا کرتا ہے ۔ایک بارش کے ذریعے اور دوسرے اُن ذخیروں کے ذریعے جو زمین کے نیچے جمع ہو جاتے ہیں۔ بارش ہوتی ہے تو ندی نالے بھر جاتے ہیں اور کھیتوں کو سیراب کر دیتے ہیں، لیکن جب بارش نہ ہو یا کم ہو تو اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے ہمیں زمین کے اندر سے پانی نکالنا پڑتا ہے ۔

جن ذریعوں سے ہم اپنے کھیتوں اور باغوں کو سیراب کرتے ہیں ، اُنھیں "ذرائع آب پاشی" کہتے ہیں ۔ نہریں ، کنویں ، چشمے ، کاریزیں، ٹیوب ویل، تالاب اور بند (ڈیم) مختلف "ذرائع آب پاشی" ہیں۔

ہمارے ضلع میں ذرائع آب پاشی یہ ہیں :

بارش

یہ آب پاشی کا قدرتی ذریعہ ہے ۔ ہمارے ضلع میں آب پاشی کا زیادہ تر دار و مدار بارش پر ہے ۔ بارش ہوجائے تو فصلیں اچھی ہوتی ہیں اور گھاس بھی زیادہ اُگتی ہے ۔ بارش نہ ہونے کی صورت میں زیادہ حصّہ غیر آباد رہتا ہے ۔

کنّویں، رَہٹ

پھیلاوغ کے علاقے میں زیرِ زمین کافی پانی ہے ۔یہاں پر کنویں کھود کر رہٹ لگائے گئے ہیں ، رہٹ کے ذریعے کنویں سے پانی نکالا جاتا ہے اور ایک چھوٹے سے تالاب میں جمع کر دیا جاتا ہے ۔ پھر اس تالاب کا پانی چھوٹی چھوٹی نالیوں کے ذریعے کھیتوں میں پہنچایا جاتا ہے ۔

ٹیوب ویل

یہ بھی کنّویں ہی ہوتے ہیں ۔ یہ ڈیزل آئل یا بجلی سے چلتے ہیں ۔ یہ مشین کے ذریعے زمین سے بہت سا پانی کھینچ کر نکالتے ہیں ۔ اِس سے آس پاس کے کھیتوں اور باغوں کو سیراب کرتے ہیں ۔ پھیلاوغ کے علاقے میں ٹیوب ویل لگائے گئے ہیں ۔

چشمے کچھ چشمے ایسے ہیں جو سال بھر بہتے رہتے ہیں - اِن سے بھی آب پاشی کی جاتی ہے - ایسے چشمے ڈیرہ بُگٹی اور سنگسیلا کے علاقے میں ہیں -

بند ضلع کے مختلف مقامات پر بند باندھ کر بارش کا پانی جمع کر لیا گیا ہے - اِس پانی سے کھیتوں کو سیراب کیا جاتا ہے -

سوالات

1 - ذرائعِ آب پاشی کسے کہتے ہیں ؟

2 - آب پاشی کا قدرتی ذریعہ کیا ہے ؟

3 - اِن ذرائعِ آب پاشی پر (✓) کا نشان لگائیے ، جو آپ کے ضلع میں ہیں -

نہریں - ٹیوب ویل - دریا - بند - کاریز - چشمے - کنویں -

4 - ضلع ڈیرہ بُگٹی کے کن علاقوں میں آب پاشی کے لیے کنویں اور ٹیوب ویل لگائے گئے ہیں ؟

پالتو جانور

انسان کے سب سے قدیم دوست اور دولت اُس کے پالتو جانور ہیں۔ ہم حلال جانوروں کا گوشت کھاتے اور دودھ پیتے ہیں۔ اُن کے بالوں اور اُون سے گرم کپڑے، قالین، بوریاں اور نمدے وغیرہ بناتے ہیں۔ اِن پر بوجھ لادتے ہیں اور سواری کرتے ہیں۔ کھیتوں میں یہ ہمارے لیے ہل چلاتے ہیں۔ اِن کے چمڑے سے ہم اپنے استعمال کی بے شمار چیزیں بناتے ہیں، مثلاً جُوتے، سُوٹ کیس، پوستین، جانماز اور مشکیں وغیرہ۔ ہمارے ضلع میں یہ پالتو جانور ہیں:

گائے۔ بَیل

گائے بہت مفید جانور ہے۔ اِس کا دودھ بڑے اور بچے سب شوق سے پیتے ہیں۔ اس کا گوشت بھی لذیذ ہوتا ہے۔ ہمارے ضلع کے لوگ گائے شوق سے پالتے ہیں۔ گائے کی کھال سے جُوتے بنائے جاتے ہیں۔ بیل ہل چلانے اور باربرداری کے کام آتا ہے۔

اُونٹ

اُونٹ سواری اور بار برداری کے کام آتا ہے۔ اِس کو "ریگستان کا جہاز" بھی کہا جاتا ہے۔ قدرت نے اِس کے پاؤں اِس طرح بنائے ہیں کہ بہت

آسانی اور تیزی سے ریت پر چل سکتا ہے۔ اُونٹ لمبے لمبے فاصلے طے کرتا ہے اور تھکتا نہیں۔ ہر قسم کی آب و ہَوا میں گذارہ کرلیتا ہے۔ گھاس پُھوس پتّوں اور کانٹے دار جھاڑیوں سے اپنا پیٹ بھر لیتا ہے۔ پانی کے بغیر کئی دن تک گذارہ کرسکتا ہے۔ خانہ بدوش لوگ اِس پر اپنا سامان لادتے ہیں اور چراگاہوں کی تلاش میں پھرتے رہتے ہیں۔

بھیڑ

ہمارے ضلع میں بھیڑیں بہت پالی جاتی ہیں۔ ہم اُن کا گوشت کھاتے اور دودھ پیتے ہیں۔ اُن کی اُون سے گرم کپڑے، کمبل، نمدے، دریاں اور قالین بناتے ہیں۔ ہمارے ضلع میں "ببرک" قسم کی بھیڑیں پالی جاتی ہیں۔ یہ بہت اچھی نسل کی بھیڑ ہے۔ اِس کا قد اونچا، رنگ سفید اور چکّی بڑی ہوتی ہے۔ اِس کی اُون بھی اعلیٰ قسم کی ہوتی ہے۔

بکری

بکریاں بھی ہمارے ضلع میں بہت پالی جاتی ہیں۔ اِس کا دودھ سب شوق سے پیتے ہیں۔ اس کا گوشت بھی لذیذ ہوتا ہے۔ اچھی نسل کی بکری روزانہ تین چار لیٹر دودھ دیتی ہے۔ اِس کے بالوں سے رسّیاں خیمے، دریاں اور بوریاں بنائی جاتی ہیں۔

گھوڑا گھوڑا بہت وفادار ، طاقت وَر اور ہمّت والا جانور ہے۔ لوگ اس پر سواری کرتے ہیں اور بوجھ بھی لادتے ہیں۔ شہروں اور قصبوں میں اِن سے تانگے اور ریڑھے چلائے جاتے ہیں۔ ہمارے ضلع کے گھوڑے بہت تیز رفتار ہوتے ہیں۔ لوگ انھیں شوق سے پالتے ہیں۔

مرغیاں مرغیاں ہر گھر میں پالی جاتی ہیں۔ اِن کا گوشت اور انڈے کھائے جاتے ہیں۔

سوالات

1۔ پالتو جانوروں سے ہم کیا کیا فائدے حاصل کرتے ہیں ؟

2۔ آپ کے ضلع میں کون سی قسم کی بھیڑیں پالی جاتی ہیں ؟

3۔ کون سے جانور باربرداری کے لیے استعمال ہوتے ہیں ؟

4۔ کن جانوروں کی کھال ہمارے استعمال میں آتی ہے ؟

5۔ کون سے جانور ہمیں خوراک مہیا کرتے ہیں ؟

جنگلات

درخت خدا کی بڑی نعمت ہیں۔ ان کے پتّے ہماری بھیڑ بکریاں کھاتی ہیں۔ اِن کے سائے میں بچّے کھیلتے اور بڑے بیٹھتے ہیں۔ اِن کی لکڑی میز، کرسیاں، ڈیسک، تختہ سیاہ، پلنگ، مکان کے شہتیر، دروازے اور کھڑکیاں بنانے کے کام آتی ہے۔ ہم پھل دار درختوں کے پھل کھاتے ہیں۔ درختوں کا ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ یہ ہوا کو صاف رکھتے ہیں۔

جہاں بہت سے درخت اُگے ہوتے ہیں اُس جگہ کو ہم "جنگل" کہتے ہیں۔ اِن درختوں کی نگرانی کے لیے "محکمۂ جنگلات" قائم ہے۔ ہمارے ضلع میں کوئی قابلِ ذکر جنگل نہیں ہے۔ ضلع میں کیکر، پیلو، کریر، غنز، کھودا، شیشم اور بیری کے درخت پائے جاتے ہیں۔
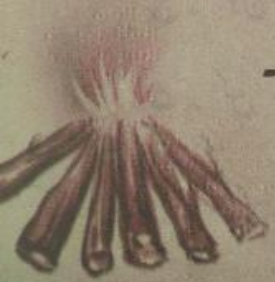
کیکر کی چھال چمڑا رنگنے کے کام آتی ہے۔ شیشم کی لکڑی اعلیٰ قسم کی ہوتی ہے۔ اِس سے فرنیچر اور کھڑکیاں، دروازے بنائے جاتے ہیں۔ باقی درختوں کی لکڑی جلانے کے کام آتی ہے۔ مزری (پیش) ہمارے ضلع میں کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔ پھیلاوغ، زین کوہ، پیر کوہ اور لوپ کے علاقے میں مزری بہت پیدا ہوتی ہے۔ مزری رسیاں، چٹائیاں، ٹوکریاں اور مصلے بنانے کے کام آتی ہے۔ سنگسیلا اور پھیلاوغ میں کہیں کہیں چراگاہیں ہیں جہاں بھیڑ بکریاں پالی جاتی ہیں۔

سوالات

1- جنگلات سے ہمیں کیا کیا فائدے حاصل ہوتے ہیں؟

2- مندرجہ ذیل میں سے اُن درختوں پر (✓) کا نشان لگائیے، جو آپ کے ضلع میں پائے جاتے ہیں۔

خنجک۔ پیلو۔ کوڈ۔ کیکر۔ پھلائی۔ کریر۔ مسکٹ۔ غز۔ جنڈ۔ شیشم۔ کھودا۔

3- خالی جگہ پُر کر کے جملے مکمل کیجیے۔

(i) جہاں بہت سے درخت اُگے ہوں اُس جگہ کو ــــــ کہتے ہیں۔

(ii) کیکر کی چھال ــــــ کے کام آتی ہے۔

(iii) شیشم کی لکڑی سے ــــــ اور ــــــ بنائے جاتے ہیں۔

معدنیات

زمین کے اندر بھی بہت سی قیمتی اور مفید چیزیں چھُپی ہُوئی ہیں۔ ہم اُن چیزوں کو تلاش کر کے زمین سے نکال لیتے ہیں اور کام میں لاتے ہیں۔ ان سے ہم بہت سے فائدے اُٹھاتے ہیں۔ زمین یا پہاڑوں کے اندر سے حاصل ہونے والی یہ چیزیں "معدنیات" کہلاتی ہیں، جیسے لوہا، کوئلہ، سونا، چاندی، تانبا، چُونے کا پتھّر، مٹی کا تیل اور پٹرول وغیرہ۔

اِن معدنیات سے ہم بہت سے فائدے اُٹھاتے ہیں۔ کوئلہ، گیس اور مٹی کا تیل جلانے کے کام آتا ہے۔ لوہے سے مختلف قسم کی مشینیں بنائی جاتی ہیں۔ تانبے سے بجلی کے تار اور برتن تیار کیے جاتے ہیں۔ اِس طرح سب معدنیات ہمارے کام آتی ہیں۔
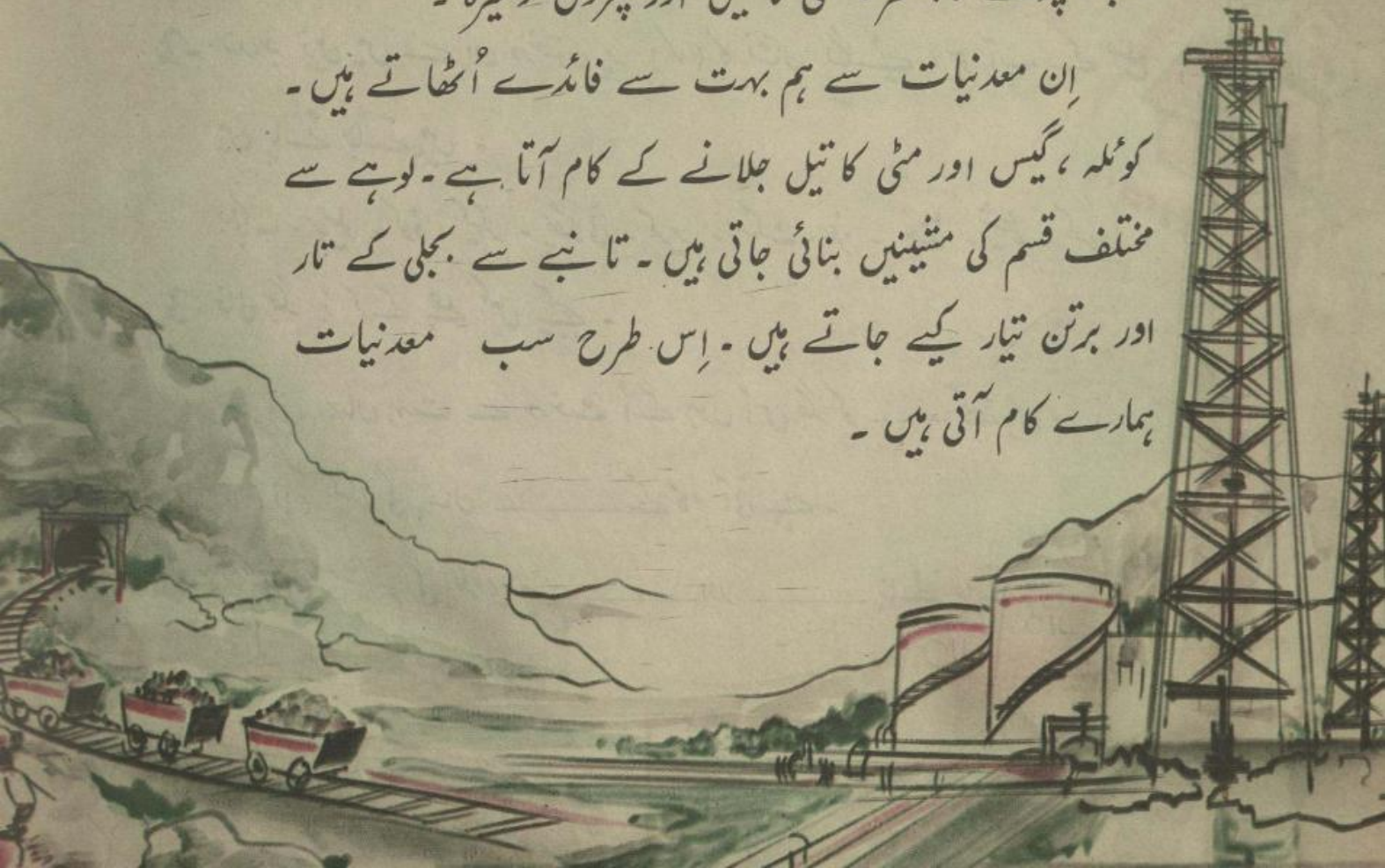
ہمارے ضلع کی اہم معدنیات یہ ہے:

قدرتی گیس

اللہ تعالیٰ نے ہمیں قدرتی گیس کے وسیع ذخائر عطا فرمائے ہیں۔ سُوئی کے مقام پر گیس کے یہ ذخائر 1952ء میں دریافت ہُوئے تھے اور اب پیرکوہ کے مقام پر بھی گیس کا ایک بڑا ذخیرہ دریافت ہُوا ہے۔ یہ گیس گھروں اور کارخانوں میں جلانے کے کام آتی ہے۔

سوالات

1- معدنیات کسے کہتے ہیں؟

2- زمین یا پہاڑوں کے اندر کون کون سی معدنیات پائی جاتی ہیں؟

3- آپ کے ضلع میں جو معدنیات پائی جاتی ہیں اُن کے نام لکھیے۔

4- بتائیے یہ معدنیات ہمارے کس کام آتی ہیں؟

تانبا - لوہا - مٹی کا تیل - کوئلہ - گیس -
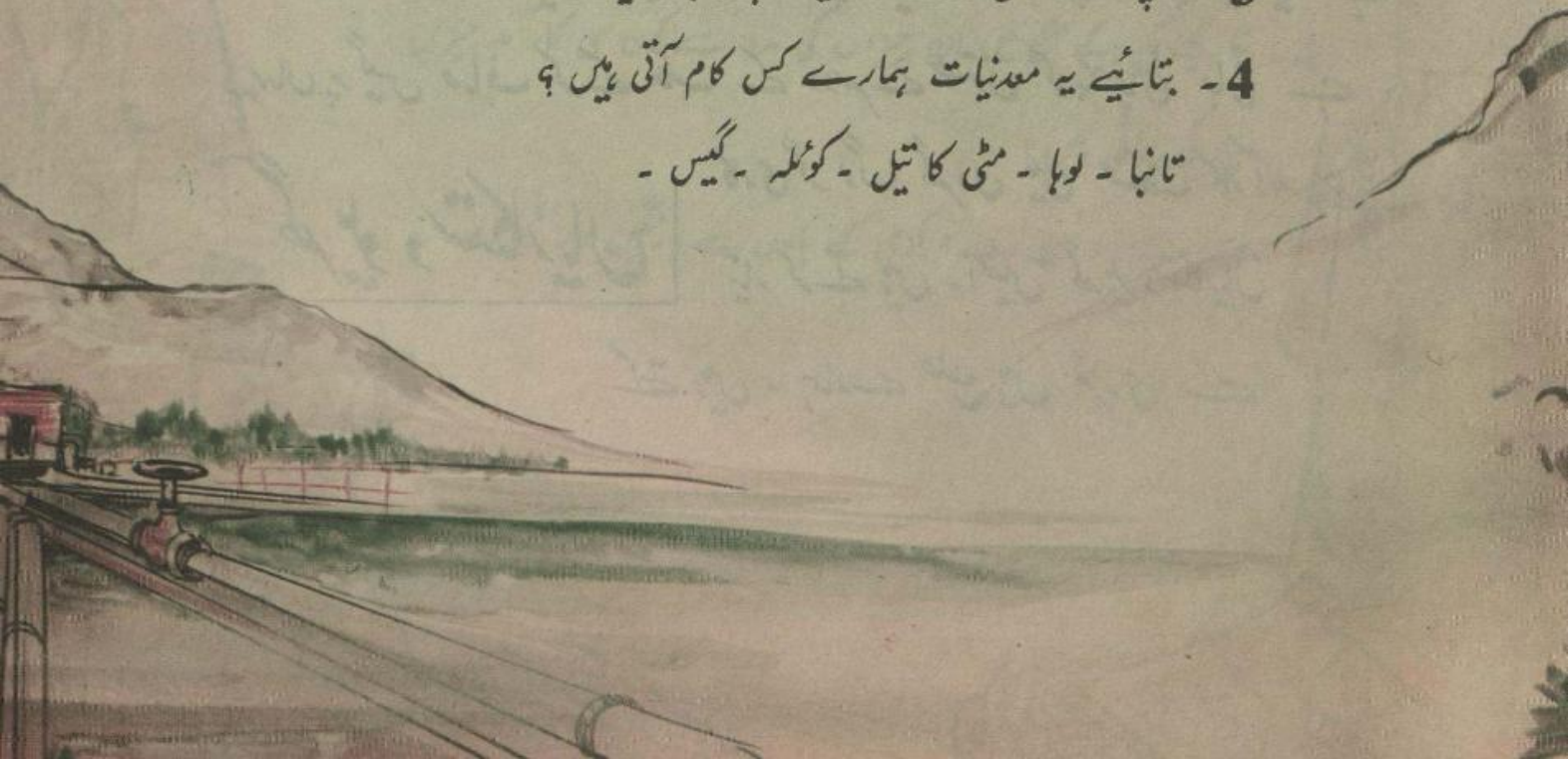
کارخانے اور دستکاریاں

کارخانے

کارخانوں میں مشینوں کے ذریعے مفید چیزیں بنائی جاتی ہیں۔ اِن میں کم وقت اور کم محنت سے زیادہ چیزیں تیار کی جاتی ہیں۔ مثلاً گھی، چینی، کپڑا، مختلف اوزار، کھیلوں کا سامان، برتن اور بہت سی دوسری چیزیں کارخانوں میں مشینوں پر تیار کی جاتی ہیں۔ ہمارے ضلع میں ایسا کوئی کارخانہ نہیں ہے۔ سُوئی اور پیرکوہ کے مقامات پر قدرتی گیس کے وسیع ذخائر دریافت ہُوئے ہیں۔ اِس گیس کو صاف کرنے کے لیے سُوئی کے مقام پر ایک کارخانہ (پلانٹ) لگایا گیا ہے۔ یہاں پر گیس صاف کر کے ملک کے دوسرے حصّوں کو پہنچائی جاتی ہے۔

گھریلو دستکاریاں

کاری گر لوگ گھروں میں مختلف کارآمد چیزیں تیار کرتے ہیں۔ انھیں "گھریلو دستکاریاں" کہتے ہیں۔ ہمارے ضلع میں مزری سے
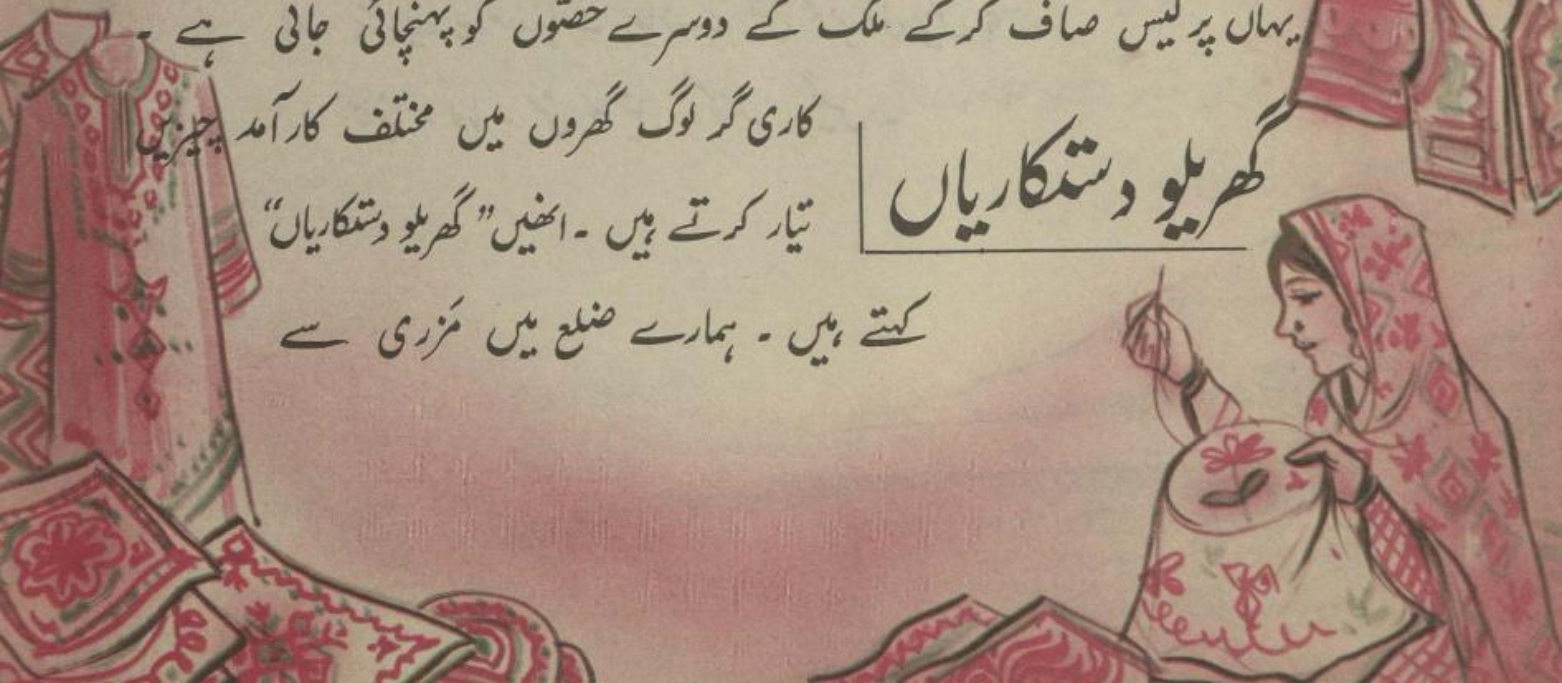
چٹائیاں ، ٹوکریاں ، رسّیاں اور مصلّے بنائے جاتے ہیں ۔ عورتیں گھروں میں عمدہ قسم کی ٹوپیاں بناتی ہیں اور رنگین دھاگے سے کپڑے پر کشیدہ کاری بھی کرتی ہیں ۔ اُون سے نمدے ، قالین اور دریاں بنائی جاتی ہیں ۔ بکری کے بالوں سے رسّیاں ، خیمے اور بوریاں بنائی جاتی ہیں ۔ اِن دستکاریوں کو فروخت کر کے روپیہ حاصل کیا جاتا ہے ۔

سوالات

1۔ کارخانوں میں کس ذریعے سے چیزیں تیار کی جاتی ہیں ؟

2۔ آپ کے ضلع میں کون سا کارخانہ ہے ؟

3۔ گھریلو دستکاری کسے کہتے ہیں ؟

4۔ بتائیے آپ کے ضلع میں ان چیزوں کی مدد سے کون سی کارآمد چیزیں تیار کی جاتی ہیں :

مزری سے ، اُون سے ، بکری کے بالوں سے ، رنگین دھاگے سے ۔
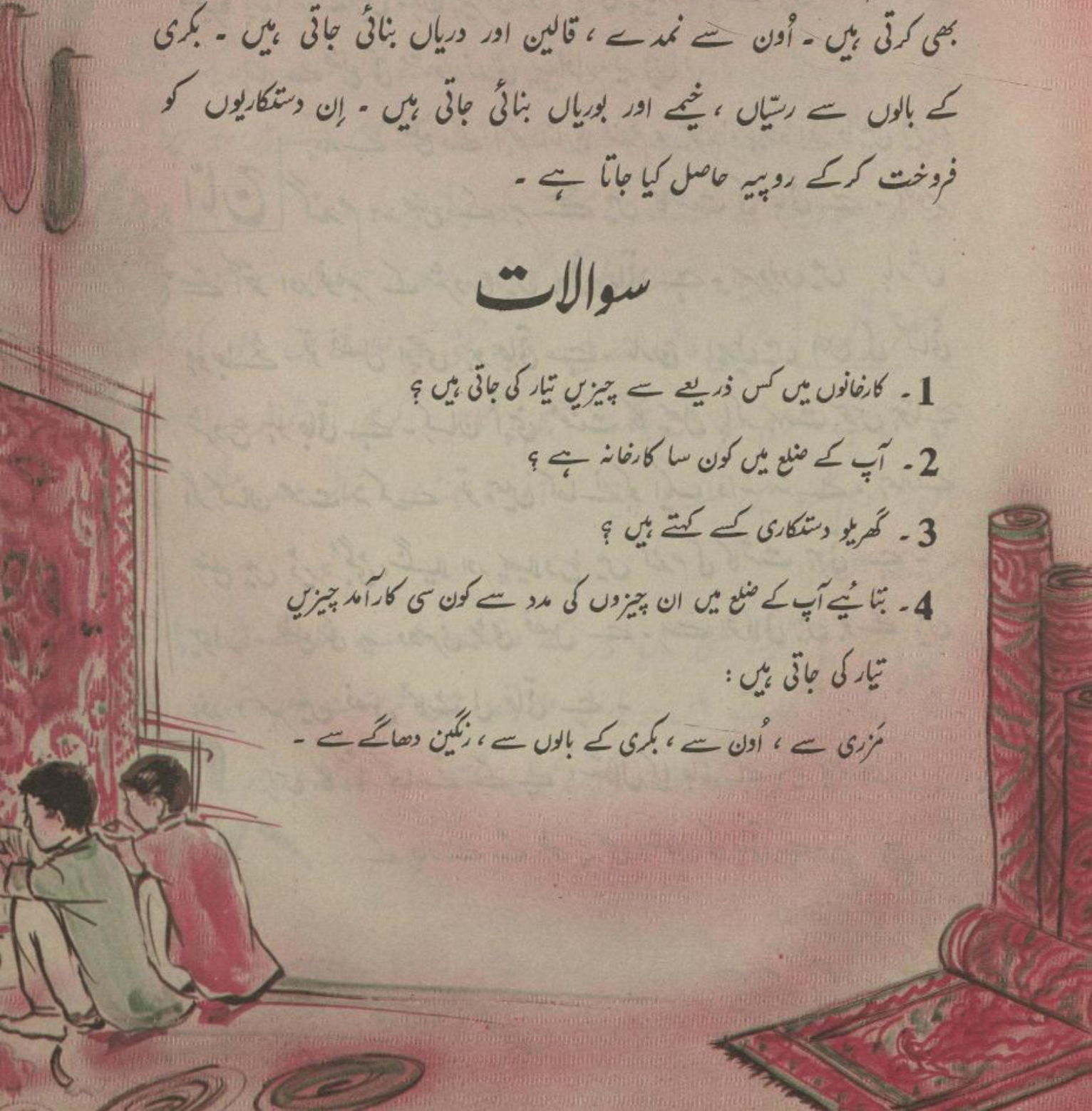
زرعی پیداوار

کھیتوں اور باغوں میں کسان محنت کر کے اناج سبزیاں اور پھل وغیرہ پیدا کرتے ہیں ۔ اِن چیزوں کو "زرعی پیداوار" کہتے ہیں ۔

ہمارے ضلع کی مشہور زرعی پیداوار یہ ہیں :

اناج

ہمارے ضلع کے اہم اناج گندم ، جوار ، باجرہ اور دالیں ہیں ۔

گندم :۔ ضلع کے ہر حصے میں کاشت کی جاتی ہے ۔ اکتوبر کے آخر اور نومبر کے شروع میں بوئی جاتی ہے ۔ سردیوں میں بارش ہو جائے تو فصل اچھی ہو جاتی ہے ۔ مارچ اپریل میں اس کی کٹائی شروع ہو جاتی ہے ۔ کسان اپنی محنت کا پھل پا کر بہت خوش ہوتا ہے ۔ اگر کسان محنت نہ کرے تو ہمیں کھانے کو ایک دانہ نہ ملے ۔ ہمارے ضلع میں ڈیرہ بگٹی ، سنگسیلا اور پھیلاوغ میں گندم کی کاشت ہوتی ہے ۔

جوار :۔ ضلع کی یہ دوسری بڑی فصل ہے ۔ اسے جولائی میں بوتے ہیں اور دسمبر میں فصل کاٹ لی جاتی ہے ۔

اس کا آٹا کھانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے ۔ یہ جانوروں کے چارے کے طور پر بھی استعمال کی جاتی ہے ۔
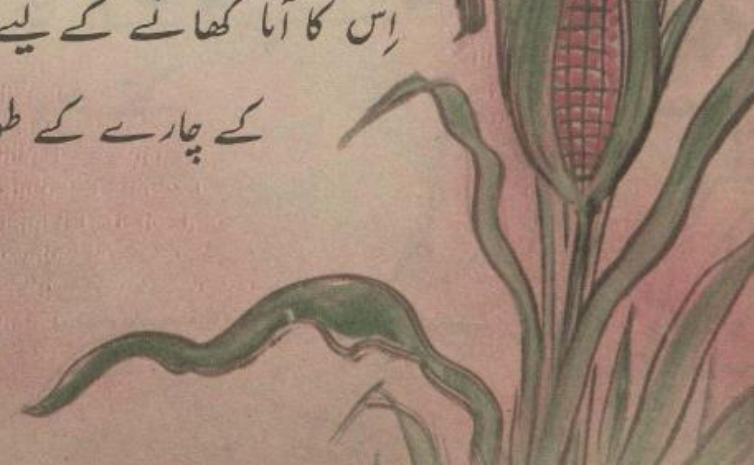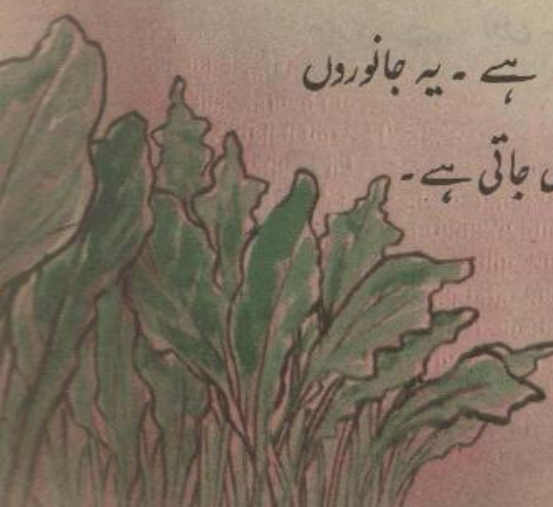
باجرہ :۔ باجرہ بھی ضلع کے ہر حصّہ میں بویا جاتا ہے۔ اِسے کھانے کے لیے استعمال کرتے ہیں اور جانوروں کے لیے چارہ کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے۔

دالیں :۔ ہمارے ضلع کی دو دالیں مُونگ اور موٹھ مشہور ہیں۔ اِن کی کاشت جوار کے ساتھ کی جاتی ہے لیکن اِن کے دانے جوار سے پہلے پک جاتے ہیں۔ اِن کے خشک پودے جانوروں کے کھانے کے کام آتے ہیں۔ یہ ڈیرہ بُگٹی، لوپ اور پھیلاوغ کے علاقے میں کاشت کی جاتی ہیں۔

سبزیاں

سبزیاں ہماری خوراک کا ایک ضروری حصّہ ہیں۔ یہ صحت کے لیے بھی فائدہ مند ہیں۔ ڈیرہ بُگٹی کے علاقے میں سبزیوں کی کاشت کی جاتی ہے۔ موسِمِ سرما میں پالک، شلجم، گاجر، گوبھی اور ٹماٹر پیدا ہوتے ہیں۔ موسِمِ گرما میں قلفہ، پیاز، آلو، بھنڈی، ٹماٹر اور بینگن پیدا ہوتے ہیں۔

پھل

ڈیرہ بگٹی میں بیر کے درخت سارے علاقے میں پائے جاتے ہیں۔ بارانی علاقے میں خربوزے اور تربُوز پیدا ہوتے ہیں۔ اِس کے علاوہ کہیں کہیں سنگترے، مالٹے، لیموں اور کھجُور کے درخت ہیں۔

نقد آور فصلیں

بعض فصلیں ایسی ہوتی ہیں جو بہت زیادہ مقدار میں اُگائی جاتی ہیں تاکہ اُنھیں فروخت کر کے رقم حاصل کی جائے۔ ایسی فصلوں کو "نقد آور" یعنی آمدنی والی فصلیں کہتے ہیں۔ کپاس، گنّا، تمباکو، تیل نکالنے کے بیج وغیرہ نقد آور فصلیں ہیں۔ ہمارے ضلعے میں ایسی کوئی فصل پیدا نہیں ہوتی۔

ہم اپنی ضرورت سے زیادہ پیداوار کو دوسرے ضلعوں میں فروخت کر دیتے ہیں اور ضرورت کی چیزیں دوسرے ضلعوں سے منگوا لیتے ہیں۔ اشیاء کے اِس لین دین کو تجارت کہتے ہیں۔

سوالات

1 - زرعی پیداوار کسے کہتے ہیں ؟

2 - آپ کے ضلع میں اناج کی کون سی فصلیں پیدا ہوتی ہیں ؟

3 - موسم سرما میں پیدا ہونے والی سبزیوں پر ✓ کا نشان لگائیے۔

گوبھی ۔ کدو ۔ مولی ۔ گاجر ۔ بھنڈی ۔ پالک ۔ شلجم ۔ کریلے ۔

4 - مندرجہ ذیل میں سے اُن پھلوں پر نشان لگائیے جو آپ کے ضلع میں پیدا ہوتے ہیں۔

آم ۔ انگور ۔ سنگترہ ۔ بادام ۔ مالٹے ۔ زرد آلو ۔ سیب ۔ امرود ۔ کھجور ۔ خربوزہ ۔ تربوز ۔

5 - نقد آور فصل کسے کہتے ہیں۔ نقد آور فصلوں کے نام بتائیے۔

سفر کے ذرائع

ہمیں اکثر ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا پڑتا ہے۔ اسے ہم "سفر" کہتے ہیں۔ سفر کے بڑے بڑے ذرائع ریل گاڑی، بس، ہوائی جہاز اور بحری جہاز ہیں۔ ہمارے ضلع (ایجنسی) میں سفر سڑکوں پر کیا جاتا ہے۔

سڑکیں

پکّی سڑکیں:۔ پکّی سڑکیں پتھر اور تارکول سے بنائی جاتی ہیں۔ یہ ہموار اور سخت ہوتی ہیں۔ اِن پر بسیں، ٹرک، کاریں اور جیپیں نہایت تیز رفتاری سے چل سکتی ہیں۔ ہمارے ضلع میں سُوئی اور کشمور کے درمیان پکّی سڑک موجود ہے۔

کچّی سڑکیں:۔ کچّی سڑکیں وہ ہوتی ہیں جن پر صرف بجری یا مٹی بچھائی جاتی ہے۔ یہ سڑکیں زیادہ ہموار اور مضبوط نہیں ہوتیں۔ اِن پر تیز رفتاری سے سفر نہیں کیا جاسکتا۔ بارش اور برف کے دنوں میں اِن سڑکوں پر سفر کرنا زیادہ مشکل ہو جاتا ہے۔ ہمارے ضلع (ایجنسی) میں زیادہ تر سفر کچّی سڑکوں پر کیا جاتا ہے۔ اِن سڑکوں کے نام یہ ہیں:

ڈیرہ بُگٹی سے سُوئی:۔ یہ سڑک ڈیرہ بُگٹی سے سُوئی تک جاتی ہے۔

ڈیرہ بُگٹی سے کاہان :- یہ سڑک ڈیرہ بُگٹی کو کوہلو ایجنسی کے اہم شہر کاہان سے ملاتی ہے۔

ڈیرہ بُگٹی سے بیل پٹ :- یہ سڑک ڈیرہ بُگٹی سے سنگسیلا اور لہڑی ہوتی ہُوئی بیل پٹ تک جاتی ہے جہاں یہ جیکب آباد سے کوئٹہ جانے والی پکی سڑک سے مل جاتی ہے۔

ریل گاڑی

ریل گاڑی لوہے کی پٹڑی پر چلتی ہے۔ ریل گاڑی کو ریل کا انجن کھینچ کر لے جاتا ہے۔ گاڑی کے ٹھہرنے کی جگہ کو "ریلوے سٹیشن" کہتے ہیں۔ ریل کے ذریعے سامان بھی ایک جگہ سے دُوسری جگہ لے جایا جاتا ہے۔ ہمارے ضِلع میں کوئی ریلوے لائن نہیں ہے۔

ہَوائی سفر

ہوائی جہاز بھی سفر کا ایک ذریعہ ہے۔ ہوائی جہاز کے اُڑنے اور اُترنے کے لیے ایک خاص میدان بنایا جاتا ہے جسے "ہوائی اڈا" یا ائرپورٹ کہتے ہیں۔ ہوائی جہاز کے ذریعے دنوں کا سفر

ضلع ڈیرہ بگٹی
ذرائع آمدورفت
(پکّی اور کچّی سڑکیں)
ضلع کوہلو ایجنسی
ضلع کچھّی
نصیر آباد
ضلع جیکب آباد
(سندھ)
ضلع راجن پور
(پنجاب)
ضلع لورالائی
شمال
مشرق
مغرب
جنوب
کاہان
کیچی تلات
لہڑی
سنگسیلا
ڈیرہ بگٹی
لوٹی
گندوئی چوکی
ہرن چوکی
سُوئی
اریلی چوکی
اُچ
بگر
علاماتِ نقشہ
حُدودِ ضلع
صدر مقام ضلع
صدر مقام تحصیل
دوسرے مقامات
پکّی سڑک
کچّی سڑک
پیمانہ
ایک سینٹی میٹر = 10 کلومیٹر
0 10 20 40 60
کلومیٹر
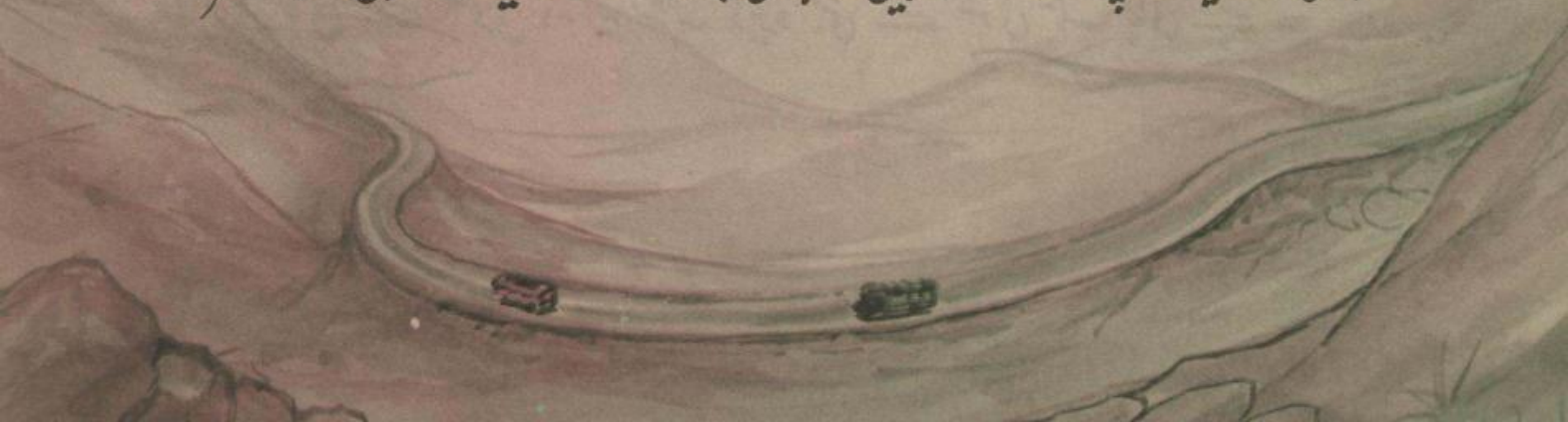
گھنٹوں میں اور گھنٹوں کا سفر منٹوں میں طے ہو جاتا ہے۔ ہمارے ضلع (ایجنسی) میں سُوئی سے کراچی اور سُوئی سے سکھر کا سفر ہوائی جہاز سے بھی کیا جاتا ہے۔

سوالات

1۔ سفر کے ذرائع کون کون سے ہیں؟

2۔ اپنے ضلع (ایجنسی) کی سڑکوں کے نام بتائیے؟

3۔ آپ کے ضلع (ایجنسی) میں سفر کے جو ذرائع ہیں اُن پر (✓) کا نشان لگائیے۔

بس ۔ موٹر ۔ ہوائی جہاز ۔ ریل گاڑی ۔ بحری جہاز ۔

4۔ خالی جگہ پُر کر کے جملے مکمل کیجیے۔

(i) ______ سڑکوں پر سفر تیز رفتاری سے کیا جاتا ہے۔

(ii) کچّی سڑکیں زیادہ ______ اور مضبوط نہیں ہوتیں۔

(iii) ریلوے سٹیشن ______ کے ٹھہرنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔

(iv) ہوائی جہاز کے اُڑنے اور اترنے کی جگہ کو ______ کہتے ہیں۔
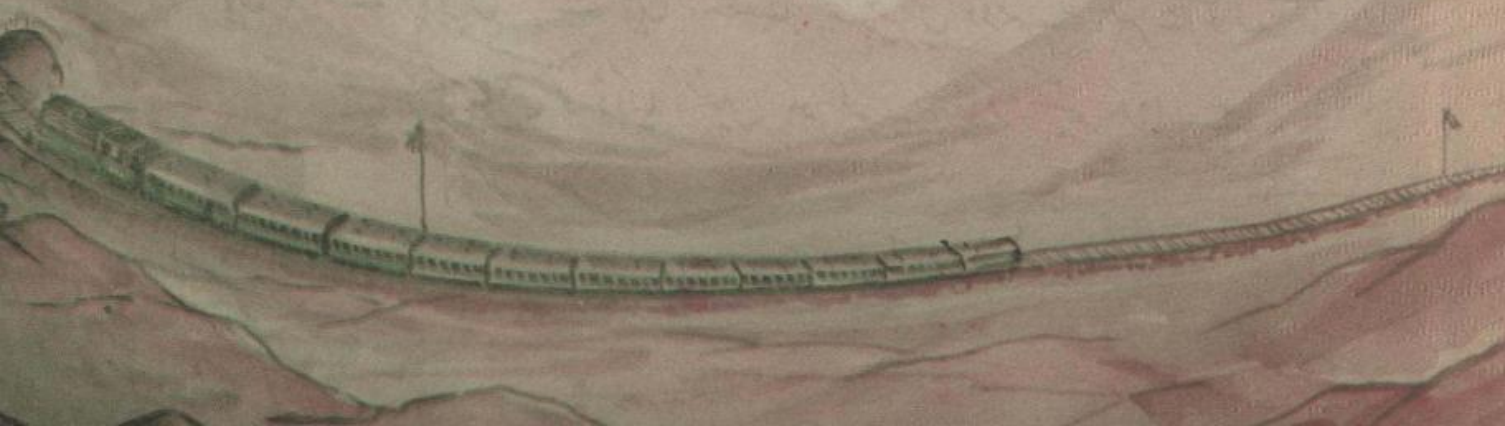
خبر کے ذرائع

کوئی خبر یا پیغام جس ذریعے سے ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجا جائے اُسے "خبر کا ذریعہ" کہتے ہیں۔ ہمارے ضلع میں خبر کے ذرائع یہ ہیں:

ڈاک

ڈاک کے ذریعے آپ اپنی بات ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچا سکتے ہیں۔ اس کام کے لیے حکومت نے جگہ جگہ ڈاک خانے کھول رکھے ہیں۔ ہم ڈاک خانے سے لفافہ یا پوسٹ کارڈ خریدتے ہیں۔ پھر خط لکھ کر لفافے میں بند کر دیتے ہیں اور لفافے پر پتہ لکھ کر اُسے "لیٹر بکس" میں ڈال دیتے ہیں۔ محکمۂ ڈاک والے ہر روز لیٹر بکس کو کھول کر خط نکال لیتے ہیں اور اُس پر لکھے ہوئے پتے کے مطابق اسے دوسرے شہر میں بھیج دیتے ہیں۔

ہمارے ضلع میں ڈاک بسوں کے ذریعے بھیجی جاتی ہے۔ جہاں کوئی بس نہیں جاتی وہاں آدمی ڈاک پہنچاتے ہیں۔ ڈاک کے ذریعے خط کے علاوہ روپیہ بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجا جا سکتا ہے، اسے "منی آرڈر" کہتے ہیں۔ چھوٹی موٹی چیزیں بھی بند کر کے ڈاک کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجی جا سکتی ہیں، اسے "پارسل" کہتے ہیں۔ جب یہ چیزیں دوسرے شہر کے ڈاک خانے میں پہنچتی ہیں تو ڈاکیا اُنھیں گھر گھر لے جا کر تقسیم کرتا ہے۔

تار

کوئی پیغام ایک جگہ سے دوسری جگہ جلد پہنچانا ہو تو اُسے "تار" کے ذریعے بھیجا جاتا ہے۔ تار پر ڈاک کی نسبت زیادہ پیسے خرچ ہوتے ہیں۔ تار گھر والا اس پیغام کے الفاظ گِن کر ہم سے پیسے لے لیتا ہے اور ایک چھوٹی سی مشین کو کھٹکھٹاتا ہے۔ جس شہر میں یہ تار بھیجنا ہو، وہاں کے تار گھر میں بھی ایک مشین رکھی ہوتی ہے، اس مشین پر وہی آواز پیدا ہوتی ہے۔ وہاں کے تار گھر والے اس آواز کو سمجھ کر لکھ لیتے ہیں۔ اس طرح ہمارا پیغام تار کے ذریعے منٹوں میں دوسری جگہ پہنچ جاتا ہے۔ اب ٹائپ کرنے والے آلے کے ذریعے بھی تار بھیجے اور وصول کیے جاتے ہیں۔ اس آلے کو "ٹیلی پرنٹر" کہتے ہیں۔

ٹیلی فون

ٹیلی فون بھی اپنی بات یا پیغام جلدی پہنچانے کا ایک بہت مفید ہے۔ ٹیلیفون پر آدمی خود ایک جگہ سے دوسری جگہ بات کرسکتا ہے۔ اس کے ذریعے دُور دراز شہروں بلکہ دوسرے ملکوں میں بھی بات کی جا سکتی ہے۔ ہمارے ضلع میں ٹیلیفون کا نظام موجود ہے۔

ریڈیو اور ٹیلی وژن

ریڈیو اور ٹیلی وژن خبر کے اہم ذریعے ہیں۔ ان کے ذریعے ہم اپنے ملک اور دنیا بھر کی خبریں سُن لیتے ہیں۔ ٹیلی وژن پر تو ہم خبروں کے ساتھ ساتھ تصویریں بھی دیکھ سکتے ہیں۔

ہمارے ضلع میں ابھی تک ٹیلی وژن کے پروگرام نہیں دیکھے جا سکتے۔

اخبار

خبریں معلوم کرنے کا ایک بہت اچھا ذریعہ "اخبار" ہے۔ اخبار سے ہم دنیا بھر کے واقعات اور حالات سے باخبر ہو جاتے ہیں ۔ اخبارات بڑے بڑے شہروں میں چھپتے ہیں اور ہر صبح تازہ خبریں لے کر دوسرے شہروں اور دیہات میں پہنچ جاتے ہیں۔ اخبار میں خبروں کے علاوہ اچھے اچھے معلوماتی مضمون بھی ہوتے ہیں۔ ہمارے ضلع میں کوئٹہ اور پاکستان کے دوسرے شہروں کے اخبار آتے ہیں ۔

سوالات

1 ۔ خبر کے ذرائع کون کون سے ہیں ؟

2 ۔ ڈاک کے ذریعے ہم کیا کیا چیزیں بھیج سکتے ہیں ؟

3 ۔ اخبار پڑھنے سے کون کون سی معلومات حاصل ہوتی ہیں ؟

4 ۔ دیے ہوئے الفاظ میں سے مناسب لفظ خالی جگہ میں لکھ کر جملے مکمل کیجیے۔

(i) پیغام جلدی پہنچانا ہو تو ــــــــ کے ذریعے بھیجا جاتا ہے ۔ (ڈاک ۔ تار)

(ii) خبروں کے ساتھ ــــــــ پر تصویر بھی دیکھی جا سکتی ہے۔ (ٹیلی وژن ریڈیو)

(iii) ــــــــ کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ بات کی جا سکتی ہے ۔

(ٹیلی وژن ۔ ٹیلی فون)

آبادی اور پیشے

ہر گھر میں مرد عورتیں اور بچے رہتے ہیں، جو اس گھر کے آدمی یا افراد کہلاتے ہیں ۔ شہر اور دیہات میں بہت سے گھر ہوتے ہیں ۔ ان گھروں کے افراد شہر یا دیہات کی آبادی کہلاتے ہیں ۔ ضلع میں کئی شہر اور دیہات ہوتے ہیں ۔ ان تمام شہروں اور دیہات میں رہنے والے لوگ ضلع کی آبادی کہلاتے ہیں ۔

مردم شماری

حکومت ہر دس سال بعد پورے ملک میں آبادی کی گنتی کراتی ہے اور معلوم کرتی ہے کہ ملک میں کتنے مرد، عورتیں اور بچے ہیں ۔ کتنے بوڑھے ہیں اور کتنے جوان اور یہ کیا کام کرتے ہیں ؟ لوگوں کی اس گنتی کو "مردم شماری" کہا جاتا ہے ۔

1981ء کی مردم شماری کے مطابق ضلع ڈیرہ بگٹی کی کل آبادی 1 لاکھ 5 ہزار ہے ۔

آپ سوچتے ہوں گے کہ آخر لوگوں کو گننے کی کیا ضرورت ہے ؟ آئیے ! ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ مردم شماری کیوں کرائی جاتی ہے اور اس کے فائدے کیا ہیں ؟ مردم شماری کے ذریعے حکومت معلوم کرلیتی ہے کہ کسی علاقے میں کتنے لوگ رہتے ہیں ؟ وہ کیا کام کرتے ہیں ؟ پڑھے لکھے لوگ کتنے ہیں اور اَن پڑھ کتنے ؟ کتنے لوگ شہروں میں رہتے ہیں اور کتنے دیہات میں ؟ اس طرح حکومت لوگوں

کی ضروریات سے واقف ہو جاتی ہے اور ان کی خوراک ، رہن سہن ، تعلیم اور علاج معالجہ کے بہتر انتظامات کر سکتی ہے ۔

مردم شماری کے ذریعے یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ آبادی گھٹ رہی ہے یا بڑھ رہی ہے ۔

پیشے

ہمیں زندہ رہنے کے لیے بہت سی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے ۔ کھانے کے لیے خوراک ، رہنے کے لیے مکان اور پہننے کے لیے کپڑا چاہیے ۔ تعلیم اور علاج بھی ہماری ضروریات ہیں ۔ ہم اپنی ضرورت کی ہر چیز خود نہیں بنا سکتے ۔ ہم کوئی ایک ہی کام سیکھ سکتے ہیں ۔ ہم اپنی روزی کمانے اور ضروریات پوری کرنے کے لیے جو کام کرتے ہیں ، وہ ہمارا پیشہ کہلاتا ہے ۔ ہمارے ضلع کے لوگوں کے خاص خاص پیشے یہ ہیں ۔

کھیتی باڑی

ہمارے ضلع میں جہاں زمین ہموار ، نرم اور زرخیز ہے ، وہاں کسان کھیتی باڑی کرتے ہیں ۔ کسان دن رات کھیتوں میں کام کرتے ، زمین کھودتے ، بیج بوتے ، پانی دیتے اور فصلیں کاٹتے ہیں ۔ ٹریکٹروں ، جدید مشینی اوزاروں اور ٹیوب ویلوں نے کھیتی باڑی کو آسان بنا دیا ہے ۔ مصنوعی کھاد ، کیڑے مار دواؤں اور عمدہ بیجوں کے استعمال سے پیداوار بڑھ گئی ہے ۔

گلہ بانی

ہمارے ضلع میں جہاں گھاس اور جھاڑیاں کثرت سے اُگتی ہیں۔ وہاں لوگ بھیڑ بکریاں پالتے ہیں۔ بھیڑ بکریاں ان لوگوں کی بڑی دولت ہیں۔ وہ انھیں بیچ کر پیسے کماتے ہیں، ان کا گوشت کھاتے ہیں، ان سے دُودھ، دہی، مکھن اور لسّی حاصل کرتے ہیں۔ بھیڑوں کی اُون بیچتے بھی ہیں اور اس سے کمبل، قالین اور دریاں بھی بناتے ہیں۔ بکریوں کے بالوں سے رسیاں اور بوریاں بناتے ہیں۔

محنت مزدوری

ہمارے ضلع کے بہت سے لوگ محنت مزدوری کرتے ہیں۔ یہ لوگ کھیتوں، باغوں، کانوں اور ورکشاپوں میں کام کرتے ہیں۔ کچھ لوگ سڑکوں اور عمارتوں کی تعمیر اور مرمت کا کام کرتے ہیں۔

ملازمت

ہمارے ضلع کے کچھ لوگوں کا پیشہ ملازمت ہے۔ یہ لوگ دفتروں درس گاہوں اور ہسپتالوں وغیرہ میں کام کرتے ہیں۔

تجارت

کچھ چیزیں ایسی ہیں جو ہمارے ضلع میں ہماری ضرورت سے زیادہ پیدا ہوتی ہیں۔ ان چیزوں کو ضلع سے باہر بھیج کر فروخت کر دیا جاتا ہے۔ کچھ چیزیں ایسی ہیں جو ہمارے ضلع میں یا تو پیدا ہی نہیں ہوتیں یا کم پیدا ہوتی ہیں۔ اس لیے یہ چیزیں دوسرے شہروں سے خرید کر لائی جاتی ہیں، چیزوں کے اس لین دین اور خرید و فروخت کو "تجارت" کہتے ہیں۔ ہمارے ضلع کے کچھ لوگوں کا پیشہ تجارت ہے۔
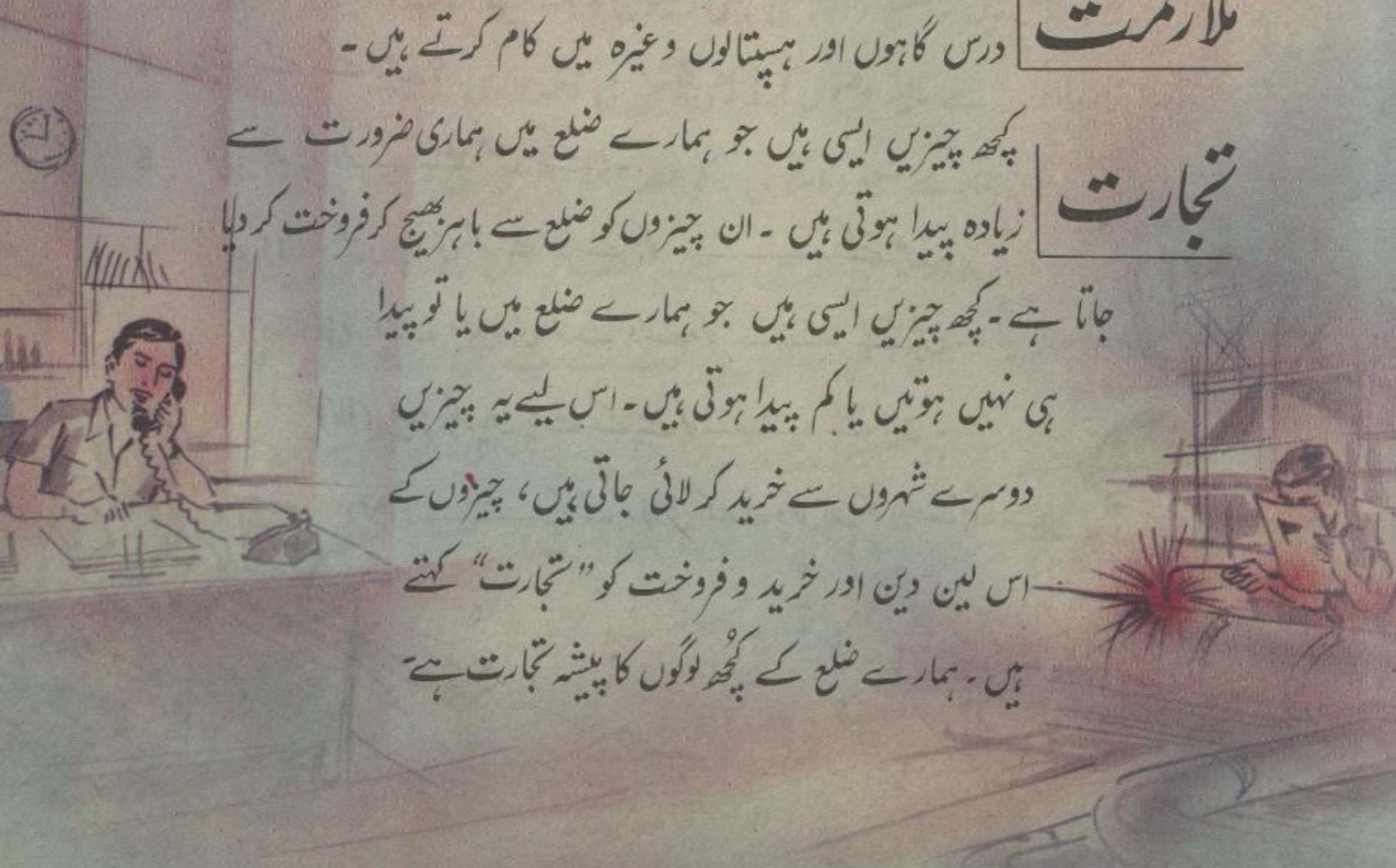
ہمیں معلوم ہُوا کہ تمام پیشے انسانوں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے ہیں - ہر پیشہ اپنی جگہ خدمت بھی ہے، کیونکہ ہر آدمی دوسرے آدمی کے کام آتا ہے - جو آدمی ایماندار اور محنتی ہو، وہ اپنے پیشے میں زیادہ کامیاب رہتا ہے - ایسے آدمی کو سب لوگ پسند کرتے ہیں اور ہر جگہ اُس کی عزت ہوتی ہے - اللہ تعالےٰ بھی اُس سے خوش ہوتا ہے کیونکہ وہ محنت کرکے حلال روزی کماتا ہے اور خدا کے بندوں کے کام آتا ہے - ہمارے پیارے نبیؐ نے فرمایا ہے کہ محنت کرکے روزی کمانے والا اللہ کا پیارا بندہ ہوتا ہے -

سوالات

1- مردم شماری کسے کہتے ہیں ؟

2- مردم شماری کتنے سال بعد کرائی جاتی ہے ؟

3- آپ کے ضلع کی آبادی کتنی ہے ؟

4- پیشہ کسے کہتے ہیں ؟

5- خالی جگہ پُر کرکے جملے مکمل کیجیے :-

(i) کھیتی باڑی کرنے والے کو ______ کہتے ہیں -

(ii) محنت مزدوری کرنے والے کو ______ کہتے ہیں -

(iii) بھیڑ بکریاں پالنے کے پیشے کو ______ کہتے ہیں -

(iv) ______ کرکے روزی کمانے والا اللہ کا دوست ہوتا ہے -
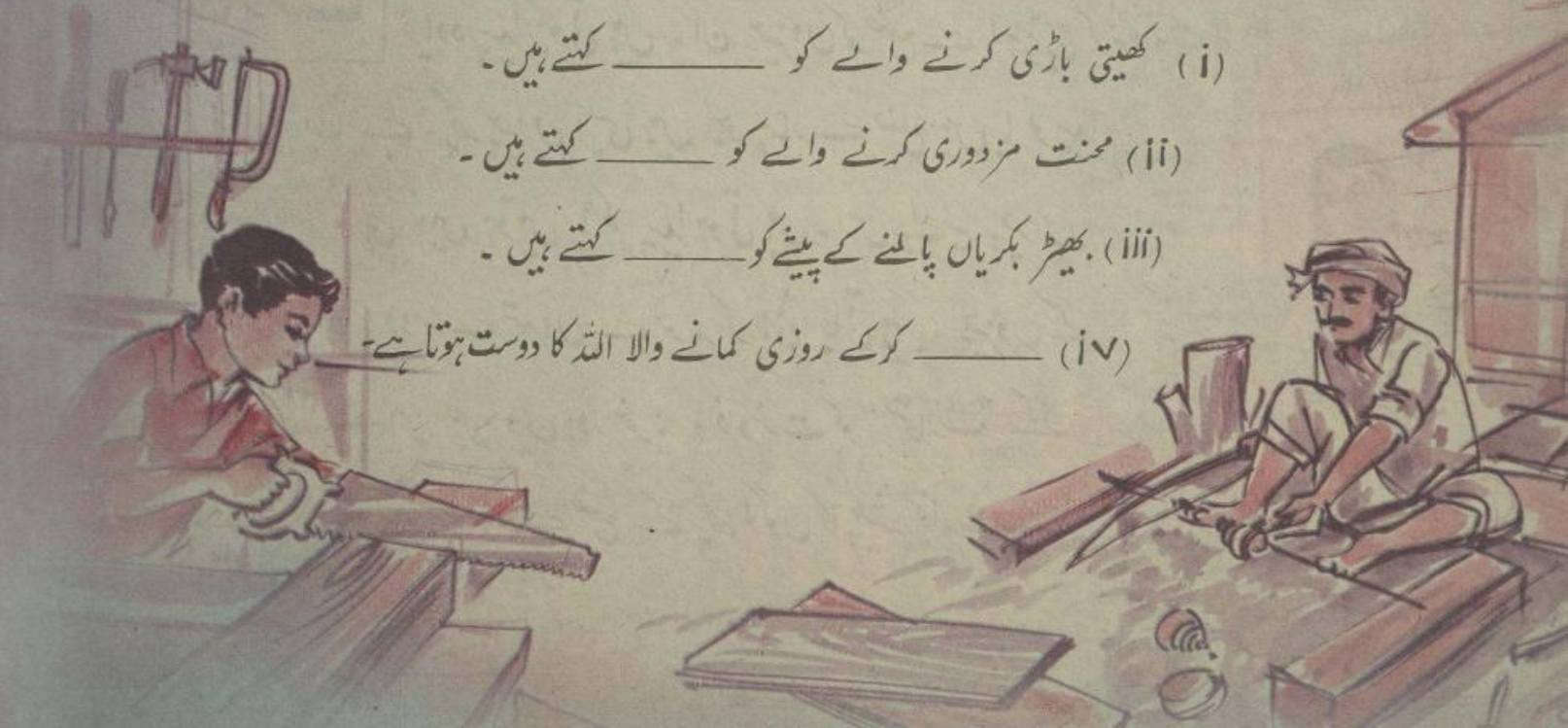
ضلع کا انتظام

ضلع (ایجنسی) کا انتظام چلانے کے لیے کئی محکمے اور ادارے قائم ہیں۔ ہر محکمے کی نگرانی ایک اعلیٰ افسر کرتا ہے۔

پولیٹکل ایجنٹ

ضلع کے اعلیٰ افسر اور انتظامی سربراہ کو ڈپٹی کمشنر یا "ڈی۔ سی" کہا جاتا ہے۔ چونکہ ہمارا ضلع ڈیرہ بگٹی ایجنسی کہلاتا ہے اس لیے یہاں ڈپٹی کمشنر کو پولیٹکل ایجنٹ یا "پی۔اے" کہتے ہیں۔ پی۔اے اپنے ضلع (ایجنسی) کے انتظام کا ذمّہ دار ہے۔ ضلع (ایجنسی) میں امن و امان قائم رکھنا اور لوگوں کے جھگڑوں کے فیصلے کرنا بھی اُس کے کاموں میں شامل ہیں۔ ضلع (ایجنسی) کی زمینوں کا حساب کتاب (ریکارڈ) رکھنا اور زمینداروں سے مالیہ وصول کرنا بھی اُس کی ذمّہ داری ہے۔

ہمارے ضلع (ایجنسی) کا صدر مقام ڈیرہ بگٹی ہے۔ پی۔اے کا دفتر اسی شہر میں ہے۔ مختلف محکموں کے دفاتر بھی یہیں ہیں۔

انتظام میں آسانی پیدا کرنے کے لیے ضلع ڈیرہ بگٹی کو دو تحصیلوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ اُن کے نام یہ ہیں :

(1) تحصیل ڈیرہ بُگٹی (2) تحصیل سُوئی۔

تحصیل کا نگران اسسٹنٹ کمشنر یا تحصیل دار ہوتا ہے۔
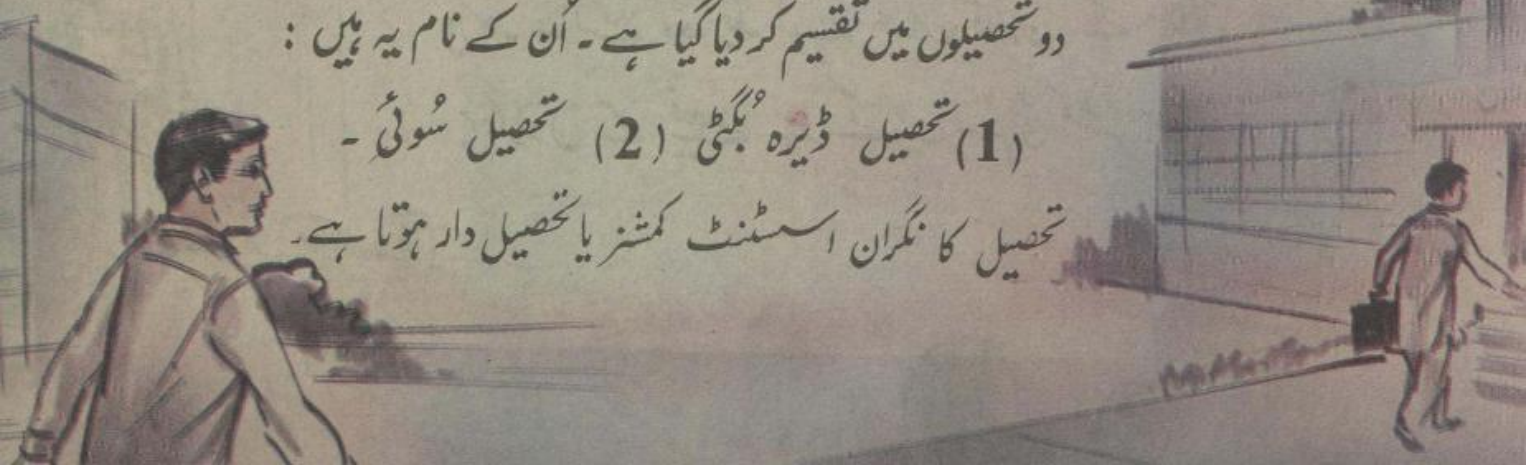
ضلع کے چند اہم محکمے یہ ہیں :-

پولیس

ضلع میں امن و امان قائم رکھنے کے لیے پولیس کا محکمہ قائم ہے۔ پولیس کی ذمہ داری ہے کہ وہ لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کرے ۔ ایسے بُرے لوگ جو قانون کو توڑیں یا جُرم کریں، انھیں پولیس پکڑ لیتی ہے اور سزا دلواتی ہے ۔ ضلع کی پولیس کے بڑے افسر کو "سپرنٹنڈنٹ پولیس" یا ایس پی کہتے ہیں ۔ اُس کی مدد کے لیے ایک یا دو ڈی ۔ ایس ۔ پی مقرر ہوتے ہیں ۔ پولیس کے کام کو آسان بنانے کے لیے ضلع کے شہری علاقوں کو تھانوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے ۔ تھانوں کے انتظام کے لیے تھانیدار مقرر ہیں، ان کی نگرانی ایس ۔ پی یا ڈی ۔ ایس ۔ پی کرتے ہیں ۔

لیویز

ہمارے ضلع میں شہروں سے باہر جہاں پولیس تھانے اور چوکیاں نہیں ہیں، لیویز تھانے قائم ہیں ۔ دیہاتی اور قبائلی علاقوں میں لیویز والے انھی ذمہ داریوں کو پورا کرتے ہیں، جنھیں شہری علاقوں میں پولیس والے پورا کرتے ہیں۔ لیویز تھانے کے نگران کو "رسالدار" کہا جاتا ہے ۔

عدالت

پولیس یا لیویز والے جب کسی مجُرم کو پکڑ لیتے ہیں تو اُسے عدالت میں پیش کرتے ہیں ۔ عدالت وہ جگہ ہے جہاں قانون کے مطابق جھگڑوں کے فیصلے ہوتے ہیں ۔ ڈپٹی کمشنر جو

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بھی ہوتا ہے، اپنی عدالت لگا کر مقدمات کے فیصلے کرتا ہے۔ ضلع میں ایک جج بھی ہوتا ہے، جسے "ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج" کہا جاتا ہے۔

جرگہ

قبائلی علاقوں میں جرگہ بھی ہوتا ہے، جو علاقے کے رسم و رواج کے مطابق فیصلے کرتا ہے۔ جرگے میں، علاقے کے مُعزّز اور معتبر لوگوں کو شامل کیا جاتا ہے۔

محکمہ تعلیم

ضلع میں سکولوں کا انتظام اور نگرانی "محکمۂ تعلیم" کرتا ہے۔ ضلع میں اس کام کا نگران اور ذمہ دار "ڈسٹرکٹ ایجوکیشن افسر" (ڈی۔ای۔او) کہلاتا ہے۔ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن افسر کا دفتر تو ضلع کے صدر مقام میں ہے مگر وہ دورے کر کے ضلع بھر کے سکولوں کا معائنہ کرتا ہے۔ اس کی مدد کے لیے دوسرے افسر ہوتے ہیں جو اپنے علاقوں میں پرائمری سکولوں کے انتظام اور نگرانی کے ذمہ دار ہیں۔ لڑکیوں کے سکولوں کے انتظام اور دیکھ بھال کے لیے خواتین افسر مُقرّر ہیں۔

محکمہ صحت

لوگوں کو بیماریوں سے بچانے اور بیماروں کا علاج کرنے کے لیے محکمۂ صحت قائم ہے۔ یہ محکمہ ہسپتال اور ڈسپنسریاں قائم کر کے ان میں ڈاکٹر اور دوسرا عملہ مقرر کرتا ہے۔ ہمارے ضلع کا سب سے بڑا ہسپتال ضلع کے صدر مقام میں ہے۔ اسے ڈسٹرکٹ ہسپتال
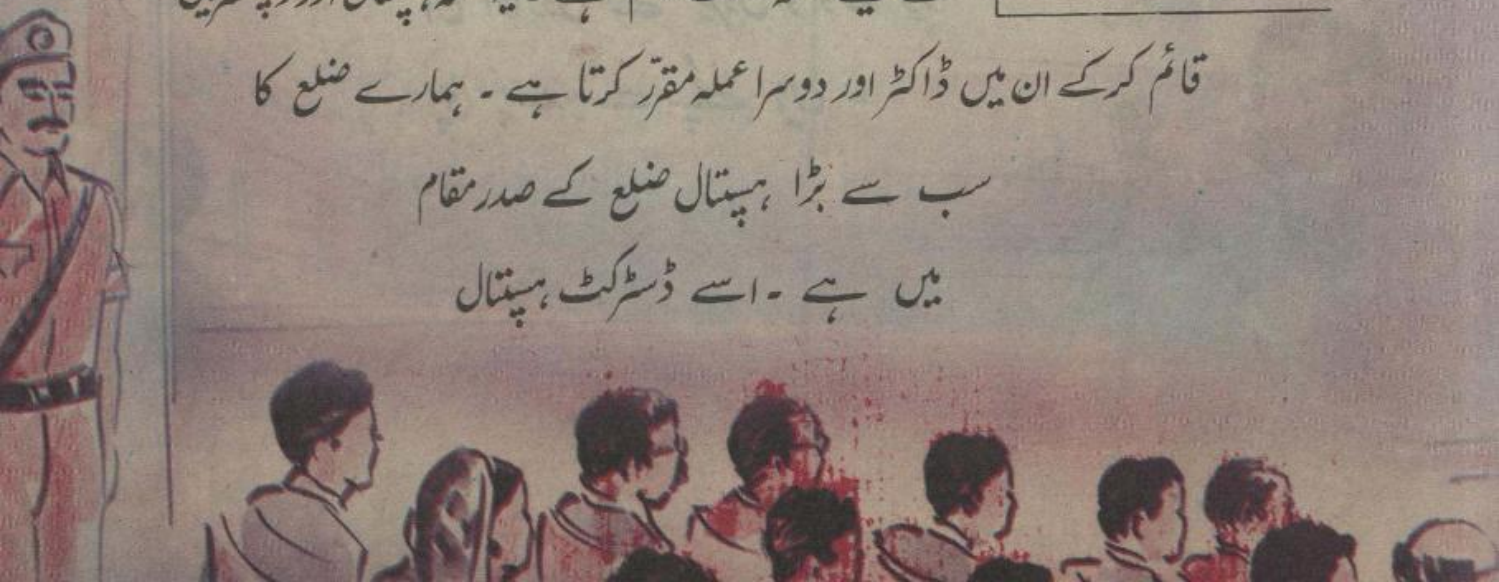
کہا جاتا ہے ۔ اس ہسپتال کا نگران ڈاکٹر "میڈیکل سپرنٹنڈنٹ" کہلاتا ہے ۔ ضلع کے چھوٹے مقامات پر لوگوں کے علاج کے لیے ڈسپنسریاں قائم ہیں ۔ سارے ضلع میں بیماریوں کی روک تھام کے لیے محکمۂ صحت مفت حفاظتی ٹیکے لگانے اور جراثیم مارنے والی دوائیں چھڑکنے کا انتظام کرتا ہے ۔ صحت و صفائی کے ان تمام انتظامات کا ذمہ دار اور نگران افسر، ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر کہلاتا ہے ۔

محکمہ زراعت

کھیتی باڑی اور باغبانی کو ترقی دینے کے لیے محکمۂ زراعت قائم ہے ۔ اس محکمے والوں کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ زمینداروں اور کاشت کاروں کی مدد اور راہنمائی کریں، اُنھیں کھیتی باڑی کے نئے طریقے بتائیں، فصلوں اور درختوں کو بیماریوں سے بچانے کی تدابیر سمجھائیں اور اُنھیں ضرورت کے مطابق بیج، کھاد اور قرضہ وغیرہ حاصل کرنے میں مدد دیں ۔

بلدیاتی ادارے

یہ ادارے ضلع کے انتظامی اور ترقیاتی کاموں میں مقامی طور پر شریک ہوتے ہیں ۔

ان اداروں کے ممبروں کو لوگ خود اپنی پسند سے چُنتے ہیں ۔
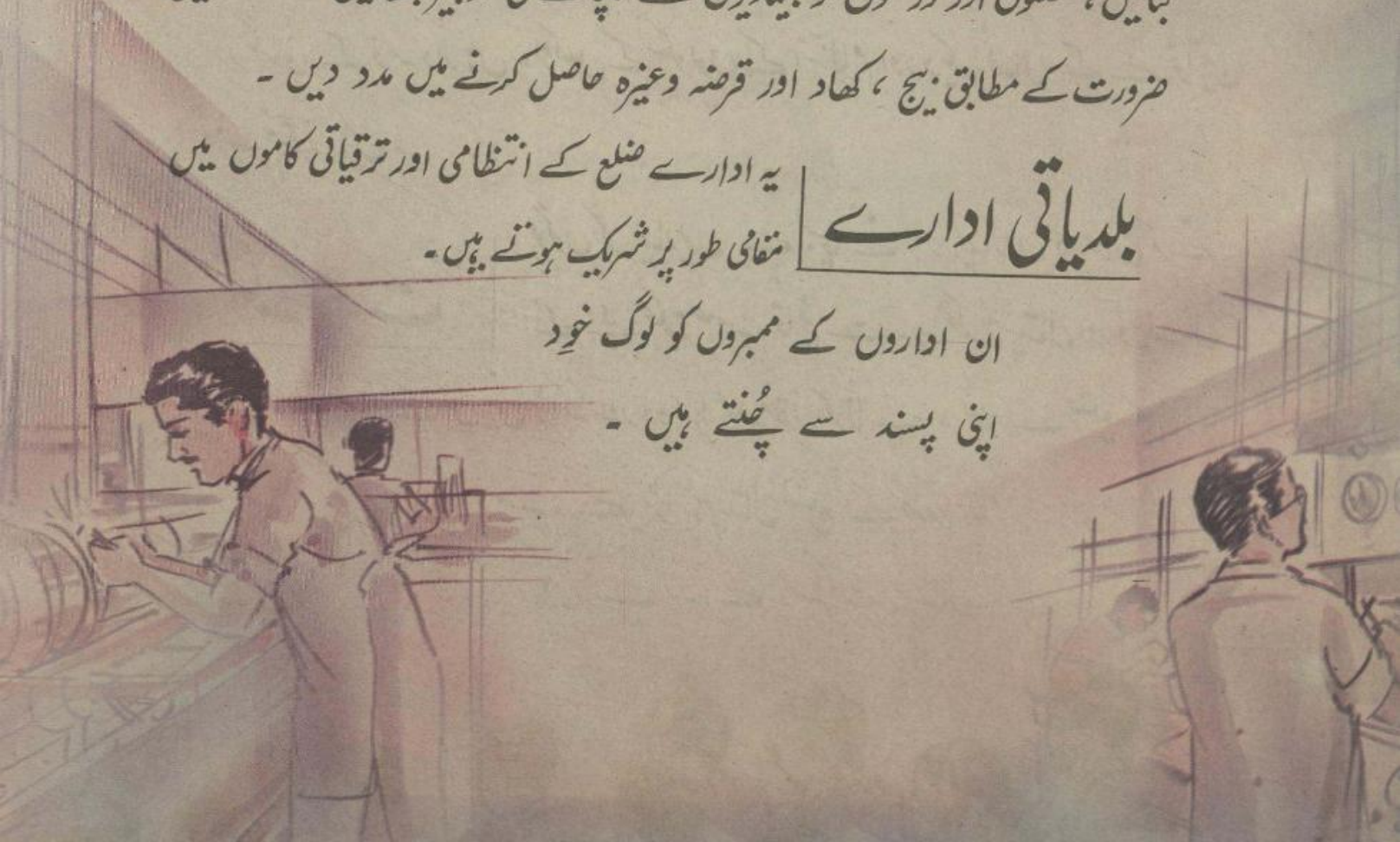
چھوٹے شہروں میں ایسے اداروں کا نام "ٹاؤن کمیٹی" اور بڑے شہروں میں "میونسپل کمیٹی" ہوتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے گاؤں کو ملا کر ایک یونین کونسل بنائی جاتی ہے۔ ضلع میں اس ادارے کا نام ڈسٹرکٹ کونسل ہوتا ہے۔ ڈسٹرکٹ کونسل کے سربراہ کو "چیئرمین" کہتے ہیں۔ یہ ادارے اپنے اپنے علاقے میں صفائی، صحت، تعلیم، بجلی اور پینے کے پانی کے انتظامات کرتے ہیں۔ سڑکیں بھی بنواتے ہیں اور اس طرح بلدیاتی ادارے ضلع کے مختلف محکموں اور عوام کے درمیان رابطے کا کام بھی دیتے ہیں۔

سوالات

1- آپ کے ضلع میں کون کون سی تحصیلیں ہیں؟

2- آپ کے ضلع کا صدر مقام کون سا ہے؟

3- ضلع کا افسر اعلیٰ کیا کہلاتا ہے؟

4- کون سا محکمہ کیا کام کرتا ہے؟ ترتیب سے لکھیے۔

(i)	محکمۂ صحت	(i)	انصاف
(ii)	محکمۂ پولیس	(ii)	سکولوں کی نگرانی
(iii)	محکمۂ عدالت	(iii)	لوگوں کی جان و مال کی حفاظت
(iv)	محکمۂ تعلیم	(iv)	زمینداروں اور کسانوں کی مدد
(v)	محکمۂ زراعت	(v)	علاج معالجہ

رفاہی ادارے

ایسے ادارے جو عام لوگوں کی خدمت اور بھلائی کے لیے قائم کیے جائیں، "رفاہی ادارے" کہلاتے ہیں ۔ یہ ادارے حکومت بھی قائم کرتی ہے ، شہری بھی قائم کرتے ہیں اور حکومت اور شہری مل کر بھی قائم کرتے ہیں ۔ ہمارے ضلع میں بھی کئی رفاہی ادارے کام کر رہے ہیں ۔

تعلیمی ادارے

علم بڑی دولت ہے ۔ علم کے بغیر کوئی شخص اچھا انسان نہیں بن سکتا ۔ دین اسلام نے بھی علم کو بڑی اہمیّت دی ہے ۔ خدا کے آخری پیغمبر حضرت محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم کا فرمان ہے کہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے ۔ آزادی سے پہلے ہمارے ضلع میں تعلیمی ادارے نہ ہونے کے برابر تھے ۔ پاکستان بننے کے بعد حکومت نے یہاں بہُت سے سکول اور کالج کھولے ہیں ۔

سکول :۔ علم کی روشنی پھیلانے کے لیے ہمارے ضلع میں بہُت سے ہائی ، مڈل اور پرائمری سکول کھولے گئے ہیں ۔ قریب قریب ہر گاؤں میں پرائمری سکول موجود ہے ۔ جس گاؤں میں کوئی پرائمری سکول نہیں ہے ، حکومت کوشش کر رہی ہے کہ وہاں بھی سکول کھُل جائے ۔ لڑکیوں کے لیے ضلع میں الگ سکول قائم ہیں ۔

مکتب :۔ دینِ اسلام کے ابتدائی زمانے ہی سے مسجد مسلمانوں کا تعلیمی مرکز رہی ہے ۔ مسجد خدا کا گھر ہے ۔ یہاں مسلمان اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور دینی تعلیم بھی حاصل کرتے ہیں ۔ ہمارے ضلع کے ہر شہر اور گاؤں میں مسجدیں موجود ہیں ۔ اِن مسجدوں میں مدرسے اور مکتب قائم ہیں ، جہاں بچّوں کو قرآنِ پاک پڑھانے اور تعلیم

دینے کا انتظام ہے۔

کالج: ہائی سکول کے بعد کالج کی تعلیم شروع ہوتی ہے۔ ہمارے ضلع (ایجنسی) میں ڈیرہ بگٹی میں ایک انٹر کالج ہے۔ یہاں ایف۔اے (بارھویں جماعت) تک تعلیم دی جاتی ہے۔

ہسپتال اللہ تعالیٰ کی بخشی ہُوئی نعمتوں میں صحت ایک بڑی نعمت ہے۔ لوگوں کی صحت کی حفاظت اور بیمار لوگوں کا علاج معالجہ ایک بڑی اِنسانی خدمت ہے۔ حکومت نے ڈیرہ بُگٹی میں ایک بڑا ہسپتال قائم کیا ہے۔ یہاں ڈاکٹر، لیڈی ڈاکٹر، نرسیں اور دوسرا ضروری عملہ مقرر ہے جو بیمار لوگوں کا علاج مُفت کرتا ہے۔ ضلع (ایجنسی) کے کئی مقامات پر ڈسپنسریاں بھی قائم ہیں۔

شفاخانۂ حیوانات پالتو جانور اور مویشی ہمارے دوست بھی ہیں اور ہماری دولت بھی۔ اِن کی دیکھ بھال ہمارا فرض ہے۔ یہ بیمار پڑ جائیں تو اِن کا بروقت علاج ضروری ہے۔ حیوانات کی دیکھ بھال اور علاج کے لیے ہمارے ضلع (ایجنسی) میں ڈیرہ بگٹی کے مقام پر ہسپتال اور دوسرے کئی مقامات پر ڈسپنسریاں قائم ہیں۔

بینک بینک ایسا ادارہ ہے جہاں لوگ اپنی بچت کی رقمیں جمع کراتے ہیں۔ بینک دو قسم کے ہوتے ہیں۔ کاروباری بینک اور امداد باہمی کے بینک۔

امدادِ باہمی کے بینک لوگ خود مل جُل کر چلاتے ہیں ۔ یہ بینک ضرورت مند کاشت کاروں، دست کاروں اور کاروباری لوگوں کو قرضے مہیا کرتے ہیں تاکہ وہ اپنے کاموں کو ترقی دے سکیں ۔ زرعی ترقیاتی بینک کاشت کاروں کو بیج، کھاد اور ٹریکٹر خریدنے یا ٹیوب ویل لگانے کے لیے رقمیں اُدھار دیتے ہیں ۔

قالین بافی کا مرکز

ہمارے ضلع میں کئی جگہوں پر قالین بنانے کے مرکز قائم ہیں ۔ ان مرکزوں میں قالین بُننے کا کام سکھایا جاتا ہے ۔

زکوٰۃ کونسل

ہمارے ضلع میں، ضلع، تحصیل اور گاؤں کی سطح پر زکوٰۃ کونسلیں قائم ہیں ۔ یہ کونسلیں دولت مند لوگوں سے زکوٰۃ اور زمینداروں سے عُشر وصول کرکے غریب اور ضرورت مند لوگوں میں تقسیم کر دیتی ہیں ۔

بہبودِ اطفال کے مرکز

سماجی بہبود کا محکمہ لوگوں کی بھلائی کے مختلف کام کرتا ہے ۔ اسی محکمے نے "بہبودِ اطفال" کے مرکز قائم کیے ہیں ۔ یہ مرکز چھوٹے بچوں کی دیکھ بھال، علاج معالجے اور بھلائی کے کام کرتے ہیں ۔ یہ مرکز عام طور پر ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں قائم کیے گئے ہیں ۔

سوالات

1 - رفاہی ادارہ کسے کہتے ہیں؟

2 - آپ کے ضلع میں کون کون سے رفاہی ادارے کام کر رہے ہیں؟

3 - امداد باہمی کے بینک کیا کام کرتے ہیں؟

4 - زکوٰۃ کونسلیں کیا کام کرتی ہیں؟

5 - بچوں کی بھلائی کے مرکز کیا کام کرتے ہیں؟

حضرت آدم علیہ السّلام

زمین ، آسمان ، سورج ، چاند ، ستارے ، چرند پرند اور اِس دنیا کی تمام چیزیں اللہ تعالےٰ نے بنائی ہیں ۔ اِس زمین پر پہلے کوئی انسان نہیں رہتا تھا ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو مٹی سے پیدا کیا ۔ اُنھیں اپنا خلیفہ (نائب) مقرر کیا اور فرشتوں کو حُکم دیا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو ۔ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم سُن کر سارے فرشتے حضرت آدمؑ کے سامنے سجدے میں جُھک گئے مگر ابلیس نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا ۔ وہ کہنے لگا ، اے خدا! تو نے مجھے آگ سے بنایا ہے اور آدمؑ کو مٹی سے ، میں اس سے بہتر ہوں ، میں اسے سجدہ نہیں کروں گا ۔ اللہ تعالےٰ کو ابلیس کا یہ غرور پسند نہیں آیا ۔ اُسے حکم دیا کہ وہ اس کے دربار سے نکل جائے ۔ یہی مغرور اور ذلیل ابلیس ، شیطان کہلاتا ہے ۔

حضرت آدمؑ اور اُن کی بیوی ، بی بی حوّا کو اللہ تعالےٰ نے جنّت میں بسایا ۔ وہ جنّت میں بڑے آرام سے رہتے اور طرح طرح کی مزیدار چیزیں کھاتے تھے ۔ اللہ تعالےٰ نے اُن سے کہہ دیا تھا کہ جو چاہو ، کھاؤ پیو ، لیکن اس ایک درخت کے پاس نہ جانا ۔ شیطان ، آدمؑ اور حوّا سے بدلہ لینا چاہتا تھا ، اُس نے اُنھیں بہکا دیا ۔ آدمؑ اور حوّا نے اُس کے فریب میں آکر اُس درخت کا پھل کھا لیا ۔ اِس پر اللہ تعالیٰ اُن سے ناراض ہُوا ۔ آدمؑ اور حوّا کو بھی اپنی غلطی کا احساس ہوگیا ۔ وہ بہت پشیمان ہُوئے ، اُنھوں نے سچّے دل سے توبہ کی اور اللہ تعالےٰ سے معافی

مانگی ۔ اللہ نے اُن کی توبہ قبول کر کے اُن کی غلطی معاف کر دی ۔

پھر اللہ تعالیٰ نے آدمؑ اور حوّا کو زمین پر بھیج دیا ۔ یوں اِس زمین پر انسانی زندگی کی ابتدا ہُوئی ۔ حضرت آدمؑ پہلے انسان اور پہلے نبی تھے ، اسی لیے انھیں ابوالبشر یعنی سب انسانوں کا باپ کہا جاتا ہے ، ہم سب حضرت آدمؑ کی اولاد ہیں ۔ حضرت آدمؑ اور بی بی حوّا کی اولاد اِس زمین پر پھیلتی رہی ۔ حضرت آدمؑ نے اپنی اولاد کو حکم دیا کہ وہ ایک خدا کی عبادت کریں ، اُسی کا حکم مانیں اور شیطان کی چالوں سے بچتے رہیں ۔ آدمؑ نے اپنی اولاد کو بتایا کہ وہ جب تک نیکی کی راہ پر چلتے رہیں گے ، امن اور آرام سے زندگی گزاریں گے ، دنیا میں بھی اُنھیں کامیابی نصیب ہوگی اور آخرت میں بھی اُنھیں اللہ عذاب سے بچالے گا ۔

بچّو ! ہم سب انسان ایک آدمؑ کی اولاد ہیں ۔ ہم سب برابر ہیں ۔ ہم میں سے اچھا وہ ہے جو اچھے کام کرے ۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے خدا کے احکام مانیں اور اُس کی نافرمانی نہ کریں ، تاکہ ہمیں دنیا اور آخرت کی بھلائی نصیب ہو ۔

سوالات

1 ۔ یہ دنیا اور اس کی چیزیں کس نے پیدا کی ہیں ؟

2 ۔ پہلے انسان اور پہلے پیغمبر کا نام بتائیے ؟

3 ۔ شیطان نے آدمؑ کو سجدہ کرنے سے کیوں انکار کیا تھا ؟

4 ۔ شیطان کے انکار کا کیا نتیجہ نکلا ؟

5 ۔ حضرت آدمؑ نے اپنی اولاد کو کیا حُکم دیا ؟

حضرت ابراہیم علیہ السّلام

حضرت ابراہیم علیہ السّلام اللہ تعالےٰ کے پیغمبر تھے ۔ وہ قریباً چار ہزار سال پہلے عراق میں پیدا ہُوئے ۔ اُن کے والد کا نام آذر تھا ۔ حضرت ابراہیمؑ کے زمانے میں ملک کا بادشاہ نمرود تھا ۔ آپ کی ساری قوم بادشاہ سمیت بُت پرست تھی ۔ آپؑ نے قوم کو سمجھایا اور کہا ، خدا ایک ہے ، اُسی ایک خدا کی بندگی کرو ۔ سورج ، چاند ، ستارے خدا نہیں ہو سکتے ۔ یہ بُت جن کی تم پوجا کرتے ہو ، تمھارے کسی کام نہیں آسکتے ۔ بادشاہ اور قوم نے آپؑ کی بات نہ مانی ، اور وہ آپؑ کے دشمن ہوگئے ۔

حضرت ابراہیمؑ کی قوم کے لوگ ایک دن شہر سے باہر گئے تھے ۔ آپؑ نے بُت خانے میں داخل ہو کر تمام بُت توڑ ڈالے اور کُلھاڑی بڑے بُت کے کندھے پر رکھ کر چلے آئے ۔ جب لوگ واپس آئے تو بتوں کی یہ حالت دیکھ کر اُنھیں بہت غصّہ آیا ۔ وہ کہنے لگے یہ کام ابراہیمؑ کے سوا اور کون کرسکتا ہے ؟ لوگوں نے حضرت ابراہیمؑ کو بُلا کر پوچھا ۔ اے ابراہیمؑ ! کیا ہمارے بتوں کو تم نے توڑا ہے ؟ حضرت ابراہیمؑ نے جواب دیا اُنھی بتوں سے پوچھ لو ۔ وہ کہنے لگے کہ یہ تو بولتے نہیں ۔ حضرت ابراہیمؑ نے کہا : " اگر یہ بول نہیں سکتے ، اپنی حفاظت نہیں کر سکتے تو یہ تمھارے کیسے خدا ہیں ؟ اور تم انھیں کیوں پوجتے ہو ؟ " حضرت ابراہیمؑ کی یہ باتیں سُن کر نمرود اور تمام لوگ غصّے میں آگئے ۔ نمرود کے حکم سے آپؑ

کو آگ میں پھینک دیا گیا۔ مگر وہ آگ اللہ کے حکم سے ٹھنڈی ہوگئی اور آپؑ کو کوئی تکلیف نہ پہنچا سکی۔

حضرت ابراہیمؑ کے دو بیٹے تھے ایک حضرت اسماعیلؑ اور دوسرے حضرت اسحاقؑ۔ آپؑ کو دونوں بیٹوں سے بہت محبت تھی اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو خواب میں حکم دیا کہ اپنے بیٹے کو خدا کی راہ میں قربان کرو۔ حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسماعیلؑ کو اپنا یہ خواب سنایا تو حضرت اسماعیلؑ نے کہا: "ابا جان! اللہ نے آپ کو جو حکم دیا ہے، اُسے ضرور پورا کیجیے، انشاءاللہ آپ مجھے صبر والا پائیں گے"۔

حضرت ابراہیمؑ حضرت اسماعیلؑ کو صحرا کی طرف لے گئے۔ وہاں اُنھیں زمین پر لٹا کر اپنی آنکھوں پر پٹی باندھی اور اللہ کی راہ میں قربان کیا چاہتے تھے کہ اللہ نے آپؑ کی قربانی قبول کر لی اور حضرت اسماعیلؑ بچ گئے۔ دنیا بھر کے مسلمان اسی واقعہ کی یاد میں عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیلؑ کے ساتھ مل کر خانۂ کعبہ کی تعمیر کی۔ یہی سب مسلمانوں کا قبلہ ہے، اس کی طرف منہ کرکے ہم سب نماز پڑھتے ہیں۔ ہر سال لاکھوں مسلمان دنیا بھر سے فریضۂ حج ادا کرنے کے لیے یہاں پہنچتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اللہ (اللہ کے پیارے دوست) بھی کہا جاتا ہے۔ آپؑ نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی کہ آپ کی نسل میں بہت بلند مرتبے والا نبی پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی دُعا قبول فرمائی اور ہمارے پیارے نبیؐ آپؑ کی نسل میں پیدا ہوئے۔

سوالات

1۔ حضرت ابراہیمؑ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟
2۔ حضرت ابراہیمؑ نے بُت خانے میں داخل ہوکر کیا کیا تھا؟
3۔ مسلمان کس واقعے کی یادگار کے طور پر ہر سال قربانی کرتے ہیں؟

حضرت موسیٰ علیہ السّلام

حضرت موسیٰ علیہ السّلام مصر میں پیدا ہُوئے ۔ آپؑ کی قوم بنی اسرائیل ایک مدت سے مصر میں آباد تھی ۔ مصر کا بادشاہ فرعون بنی اسرائیل پر بہت ظلم کرتا تھا ۔ اُس نے حُکم دے رکھا تھا کہ بنی اسرائیل میں جو لڑکا پیدا ہو ، اُسے قتل کر دیا جائے ۔ جب حضرت موسیٰؑ پیدا ہُوئے تو آپؑ کی والدہ نے آپؑ کو قتل ہونے سے بچانے کے لیے ایک صندوق میں بند کرکے دریائے نیل میں چھوڑ دیا ۔ یہ صندوق تیرتا ہُوا فرعون کے محل کے قریب پہنچا تو اُس پر فرعون کی بیوی کی نظر پڑی ۔ اُس نے صندوق دریا سے نکلوایا ۔ اُسے کھول کر دیکھا تو اُس میں ایک خوبصورت بچّہ پڑا انگوٹھا چوس رہا تھا ۔ فرعون کی بیوی نے بچے کو اپنے پاس رکھ لیا اور اِس طرح حضرت موسیٰؑ فرعون کے گھر پرورش پانے لگے ۔

حضرت موسیٰؑ جوان ہُوئے تو مصر سے مَدیَنؔ چلے گئے ۔ مَدیَنؔ میں آپؑ دس سال تک رہے ۔ وہاں آپؑ کی ملاقات حضرت شعیبؑ سے ہُوئی ۔ حضرت شعیبؑ نے اپنی لڑکی کی شادی حضرت موسیٰؑ سے کر دی ۔ اس کے بعد آپؑ نے دوبارہ مصر جانے کا ارادہ کیا ۔ راستے میں اللہ تعالےٰ نے آپؑ کو طُور نامی پہاڑ پر نبوت عطا کی اور فرعون کو سیدھا راستہ دکھانے اور بنی اسرائیل کو اُس کے ظلم سے نجات دلانے کا حکم دیا ۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰؑ کو دو معجزے بھی عطا کیے ۔ ایک یہ کہ آپؑ اپنا ہاتھ بغل میں رکھ کر نکالتے تو وہ سورج کی طرح چمکنے لگتا ۔ دوسرا یہ کہ آپؑ اپنی لاٹھی کو زمین پر پھینکتے تو وہ اژدھا بن جاتی ۔

اللہ تعالےٰ کے حکم کے مطابق آپؑ نے فرعون کو خدا کی عبادت کرنے اور بنی اسرائیل

پر ظلم بند کرنے کو کہا۔ فرعون اور اُس کے سردار اپنے تکبّر کی وجہ سے ایمان نہ لائے اور کہنے لگے کہ یہ جادوگر ہے ۔ اُنھوں نے مصر کے بڑے بڑے جادوگروں کو حضرت موسیٰؑ کے مقابلے کے لیے کہا ۔ جادوگروں نے رسیاں زمین پر ڈالیں تو وہ سانپ بن کر رینگنے لگے حضرت موسیٰؑ نے اللہ کا نام لے کر اپنی لاٹھی زمین پر پھینکی ۔ وہ اژدھا بن کر جادوگروں کے بنائے ہُوئے سانپوں کو نگل گیا ۔ سارے جادوگر اِس معجزے کو دیکھ کر حضرت موسیٰؑ پر ایمان لے آئے ، مگر فرعون اور اُس کے ساتھی پھر بھی ایمان نہ لائے ۔

حضرت موسیٰؑ کو اللہ نے حکم دیا کہ بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر مصر سے نکل جائیں۔ راستے میں دریائے نیل تھا ۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپؑ نے پانی پر لاٹھی ماری تو پانی پھٹ گیا اور اُس میں خشک راستہ بن گیا ۔ حضرت موسیٰؑ اور اُن کی قوم اس راستے سے دریا پار کر گئی ۔ فرعون اور اُس کی فوج آپؑ کا پیچھا کرتے ہُوئے اسی راستے سے دریا پار کرنے لگے ۔ اللہ کے حکم سے دریا کا پانی مل گیا اور فرعون اپنے لشکر سمیت دریا میں غرق ہوگیا ۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر اللہ تعالیٰ نے جو کتاب اُتاری ، اُس کا نام "تورات" ہے۔

سوالات

1 - حضرت موسیٰؑ نے بچپن میں کہاں پرورش پائی ؟

2 - آپ مَدیَن میں کتنے سال رہے ؟

3 - حضرت موسیٰؑ کو اللہ تعالےٰ نے کون سے معجزے عطا کیے تھے ؟

4 - فرعون اور اُس کے ساتھیوں کا کیا انجام ہوا ؟

5 - حضرت موسیٰؑ نے اپنی قوم کو فرعون کے ظلم سے کس طرح بچایا ؟

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام فلسطین میں پیدا ہُوئے ۔ آپؑ کی والدہ حضرت مریم بہت نیک خاتون تھیں ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو بنی اسرائیل کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ۔ بنی اسرائیل نے اُس وقت اپنے دین میں اپنی مرضی سے نئی باتیں شامل کر کے اُسے بگاڑ دیا تھا ۔ وہ خدا کے سچے پیغام کو بھول چکے تھے دُوسروں کا مال کھاتے اور ایک دُوسرے پر ظلم کرتے تھے ۔ یہاں تک کہ خدا کے پیغمبروں کو بھی قتل کر دیتے تھے ۔ وہ دنیا کی خاطر خدا کی نافرمانی کرتے تھے ، آخرت کا خوف اُن کے دل سے بالکل نکل چکا تھا ۔

حضرت عیسیٰ نے قوم کے لوگوں کو خدا کا حُکم سنایا اور کہا، " خدا کو ایک مانو ، سچے دل سے اُس کی عبادت کرو ، اُس کی نافرمانی نہ کرو ، میں خدا کا رسول ہُوں ، میری بات سُنو ، کسی پر ظلم نہ کرو ، کوئی زیادتی کرے تو اُسے معاف کر دو ، کسی کو دُکھ نہ دو اور ہر ایک سے محبّت کرو ۔"

اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو چار معجزے عطا کیے تھے ۔ وہ اللہ کے حکم سے مُردوں کو زندہ کر دیتے ، بیماروں کو تندرست کر دیتے ، اندھوں کو بینائی عطا کر دیتے اور پھونک مار کر مٹی کے بے جان پرندوں میں جان ڈال دیتے تھے ۔

حضرت عیسیٰؑ نے خدا کے دین کی تبلیغ شروع کی تو بہُت کم لوگ آپؑ پر ایمان لائے ۔ با اثر اور دولت مند لوگ آپؑ کے مخالف ہو گئے ۔ اُنھوں نے وقت کے حاکم سے آپؑ کی شکایت کی ۔ حاکم بھی آپؑ کا دشمن بن گیا ۔ اُس نے آپؑ کے قتل کا حُکم دیا اور اپنے آدمی بھیجے تاکہ وہ آپؑ کو پکڑ لائیں ۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے دشمنوں کے ارادے پورے نہ ہونے دیے اور آپؑ کو اپنی قدرت سے زندہ سلامت آسمان پر اُٹھا لیا ۔

حضرت عیسیٰؑ نے خوشِ خبری سنائی تھی کہ میرے بعد آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم آئیں گے اور دنیا میں اللہ کے سچے دین کو قائم کریں گے ۔

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کتاب اُتری ، اُس کا نام ”انجیل“ ہے ۔

سوالات

1 ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کہاں پیدا ہُوئے تھے ؟

2 ۔ حضرت عیسیٰؑ کی والدہ مکرّمہ کا نام بتائیے ؟

3 ۔ حضرت عیسیٰؑ کس قوم کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے ؟

4 ۔ حضرت عیسیٰؑ نے لوگوں کو اللہ کا کیا حکم سنایا ؟

5 ۔ حضرت عیسیٰؑ کو کون کون سے معجزے عطا ہُوئے تھے ؟

6 ۔ حضرت عیسیٰؑ نے کیا خوشِ خبری سُنائی تھی ؟

نبی آخر الزّماں

حضرت محمدؐ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ آپؐ ساڑھے چودہ سو سال پہلے عرب کے شہر مکّہ معظمہ میں پیدا ہُوئے۔ آپؐ کا تعلق مکّے کے معزّز قبیلے قریش سے تھا۔ آپؐ کے والد حضرت عبداللہ اور والدہ حضرت آمنہ تھیں۔ آپؐ کے والد آپؐ کی پیدائش سے چھ ماہ پہلے وفات پا چکے تھے۔ آپؐ کے دادا عبدُالمُطّلب قریش کے سردار تھے۔ اُنھوں نے آپؐ کا نام محمّد اور والدہ نے احمد رکھا۔ آپؐ چھ سال کے تھے کہ آپؐ کی والدہ کا انتقال ہوگیا۔ اس کے بعد آپؐ اپنے دادا عبدالمطلب کے پاس رہنے لگے۔ دو سال بعد وہ بھی وفات پا گئے۔ اب آپؐ کے چچا حضرت ابو طالب آپؐ کی پرورش کرنے لگے۔ جوان ہُوئے تو آپؐ نے تجارت شروع کی۔ آپؐ بہت سچّے تھے، اِس لیے لوگ آپؐ کو "صادق" کہتے تھے۔ آپؐ امانت دار تھے اِس لیے آپؐ کو "امین" کہا جاتا تھا۔ آپؐ پچیس سال کے تھے کہ آپؐ کی شادی حضرت خدیجہؓ سے ہوگئی۔ حضرت خدیجہؓ کی عمر اُس وقت چالیس سال تھی۔ وہ مکّے کی ایک دولت مند شریف اور معزّز خاتون تھیں۔

حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم بچپن ہی سے بہت نیک تھے۔ ہمیشہ سچ بولتے تھے۔ لڑائی جھگڑے اور گالی گلوچ کو بُرا سمجھتے تھے۔ کھیل کود میں وقت ضائع نہیں کرتے تھے۔ اپنے ساتھیوں سے محبّت سے پیش آتے اور بڑوں کا بہت ادب کرتے

تھے۔ آپؐ اپنے رشتے داروں کا بھی بہت خیال رکھتے تھے۔

آپؐ چالیس سال کے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو پیغمبری عطا کی۔ عرب کے لوگ اُس وقت بہت سی بُرائیوں میں مبتلا تھے۔ وہ بتوں کو پوجتے تھے، بات بات پر آپس میں لڑتے جھگڑتے تھے۔ لوٹ مار، چوری، جُوا اور شراب نوشی عام تھی۔ آپؐ نے لوگوں کو خدا کا پیغام پہنچایا اور فرمایا" اللہ ایک ہے۔ صرف اُسی کی عبادت کرو، بتوں کی پوجا چھوڑ دو، یہ تمھارے کسی کام نہیں آسکتے، نیک کام کرو، اللہ کی نافرمانی سے بچو، ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ جان لو کہ اس زندگی کے بعد دوسری زندگی ہے، وہاں دنیا کے کاموں کا حساب لیا جائے گا۔ اچھے کام کرنے والوں کو جنّت میں بھیجا جائے گا جو آرام اور خوشی کی جگہ ہے۔ بُرے کام کرنے والوں کو جہنم میں ڈالا جائے گا جو تکلیف کی جگہ ہے۔"

آہستہ آہستہ لوگ اسلام قبول کرنے لگے، مگر مکّے کے امیر لوگ آپؐ کے مخالف بن گئے۔ اُنھوں نے آپؐ کو اور آپؐ کے ساتھیوں کو ستانا شروع کر دیا۔ آپؐ اور آپؐ کے ساتھی نہایت صبر و سکون کے ساتھ تمام تکلیفیں برداشت کرتے رہے۔ اسی دوران مدینے کے کچھ لوگ مسلمان ہوگئے۔ اُنھوں نے آپؐ کو اپنے ساتھیوں سمیت مدینے چلنے کی دعوت دی اور ہر مشکل میں آپؐ کا ساتھ دینے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ آپؐ اور آپؐ کے ساتھی اسلام کی خاطر مکے کو چھوڑ کر مدینے چلے گئے اِس واقعہ کو "ہجرت مدینہ" کہا جاتا ہے۔

جب آپؐ مدینے پہنچے تو وہاں کے لوگ بہت خوش ہُوئے۔ مردوں، عورتوں، بوڑھوں اور بچّوں نے آپؐ کا استقبال کیا۔ مدینے میں آپؐ کی تبلیغ سے اسلام تیزی سے پھیلنے لگا۔ مکے کے کافروں نے آپؐ کو مدینے میں بھی آرام سے نہ بیٹھنے دیا۔ انھوں

نے بار بار مسلمانوں پر حملے کیے ۔ کافروں اور مسلمانوں میں کئی جنگیں ہُوئیں، مگر اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو فتح نصیب کی ۔ ہجرت کے آٹھویں سال حضورؐ نے مکّے کو فتح کرلیا ۔ خانۂ کعبہ جو بتوں سے بھرا پڑا تھا، وہاں سے بتوں کو نکال دیا گیا ۔ فتح مکہ کے دن آپؐ نے خدا کا شکر ادا کیا اور اپنے دشمنوں کو معاف کر دیا ۔ اس کے بعد مکے کے سب لوگ مسلمان ہوگئے اور آہستہ آہستہ سارے عرب میں اسلام پھیل گیا ۔

ہجرت کے دسویں سال آپؐ نے حج ادا کیا، اس حج کو " حجۃ الوداع " یا آخری حج کہا جاتا ہے ۔ اس حج میں ایک لاکھ سے زیادہ مسلمان آپؐ کے ساتھ تھے ۔ حضورؐ اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے ۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو سب جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا تھا ۔ آپؐ جو وعدہ فرماتے اُسے پورا کرتے ۔ خدا کے سِوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے ۔ آپؐ بہت رحم دل اور شفیق تھے، جانوروں پر بھی ظلم ہوتا نہیں دیکھ سکتے تھے ۔ بچوں سے آپؐ کو بہُت محبّت تھی ۔

آپؐ نے تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی ۔ آپؐ کا روضۂ مبارک مدینہ منوّرہ میں ہے ۔ صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَ آلہٖ وَسَلَّم ۔

سوالات

1 ۔ آخری پیغمبر حضرت محمدؐ کہاں پیدا ہُوئے ؟

2 ۔ آپؐ کے والد، والدہ اور دادا کے نام کیا تھے ؟

3 ۔ آپؐ نے لوگوں کو اللہ کا کیا پیغام پہنچایا ؟

4 ۔ حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ علیہ وآلہٖ وسلّم نے آخری حج کب ادا کیا ؟

5 ۔ حضورؐ کا بچپن کیسا گزرا تھا ؟

ضِلع کی اہم شخصیّت

پیر سُہری رح

پیر سُہریؒ کا اصل نام عبدالرحمان تھا۔ آپ علاقہ بگٹی کے رہنے والے تھے۔ آپ بہت نیک اور پرہیزگار تھے۔ سادگی کو پسند کرتے تھے۔ آپ لوگوں کو اچھی اچھی باتیں بتاتے، اُنھیں سادگی، نیکی اور محبت کی تعلیم دیتے اور برائیوں سے بچنے کی تاکید کرتے تھے۔ آپ کی سادگی اور نیکی کی وجہ سے لوگ آپ کو بہت پسند کرتے تھے۔ آپ لوگوں کی مدد کرکے بہت خوش ہوتے۔ مشہور ہے کہ جب سکھوں نے سندھ اور پنجاب میں مسلمانوں کے شہروں پر حملے کیے اور وہاں قتل و غارت اور لُوٹ مار شروع کی تو بگٹیوں نے اُن کا مقابلہ کرکے اُنھیں شکست دی۔ سکھ بھاگ گئے اور بگٹیوں نے اُن کے ڈھول اور جھنڈے چھین لیے۔ یہ ڈھول اور جھنڈے سکھوں کی شکست کی نشانی کے طور پر پیر سُہری کے مزار میں ابھی تک موجود ہیں۔ پیر سُہری کا مزار ڈیرہ بگٹی کے قریب پہاڑ کی چوٹی پر ہے۔

سوالات

1- پیر سُہریؒ کا اصل نام کیا تھا؟

2- پیر صاحب لوگوں کو کیا تعلیم دیتے تھے؟

3- لوگ آپ کو کیوں پسند کرتے تھے؟

4- آپؒ کس بات سے خوش ہوتے تھے؟

5- آپؒ کا مزار کہاں ہے؟

تیار کردہ بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ، کوئٹہ۔

ومنظور شُدہ محکمۂ تعلیم حکومتِ بلوچستان، بطورِ واحد نصابی کتاب برائے مدارس صوبہ بلوچستان

بمطابق نوٹیفکیشن نمبر 20 3-53/79-E-O.S.D/23796_238 مورخہ 30.7.84-30.7

نظرثانی شدہ: نیشنل ریویو کمیٹی، وفاقی وزارت تعلیم، حکومت پاکستان

قومی ترانہ

پاک سَر زمین شاد باد　　کِشورِ حَسین شاد باد
تو نشانِ عزمِ عالی شان　　اَرضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سَر زمین کا نظام　　قوّتِ اخوّتِ عوام
قوم، مُلک، سلطنت　　پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مُراد

پرچم ستارہ و ہلال　　رہبرِ ترقّی و کمال
ترجمانِ ماضی شانِ حال　　جانِ اِستقبال
سایۂ خُدائے ذُوالجلال

کوڈ نمبر S.S. III BUGTI　　سیریل نمبر 70

سال اشاعت	ایڈیشن	تعداد	قیمت
1988	اوّل	1,000	6.50